

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ 31 دسمبر 2008 بمطابق 2 محرم الحرام 1430 ہجری صحیح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقَيْسَمَةِ أَعْمَى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي  
أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ۝ وَكَذَلِكَ نَجْزِي  
مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى ۝ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِمَّنْ  
أَلْقَوْا بِمَشُونٍ فِي مَسْجِدِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ  
لِرِزَامٍ أَجَلٌ مُّسَمًّى۔

(ترجمہ): اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ  
کے گامیرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ خدا فرمائے گا کہ ایسا ہی (چاہیے تھا) تیرے پاس میری  
آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا۔ اسی طرح آج ہم تجھ کو بھلا دیں گے۔ اور جو شخص حد سے نکل جائے اور اپنے پروردگار کی آیتوں  
پر ایمان نہ لائے، ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور بہت دیر رہنے والا ہے۔ کیا یہ بات ان لوگوں کے  
لئے موجب ہدایت نہ ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے مقامات میں یہ چلتے پھرتے  
ہیں۔ عقل والوں کیلئے اس میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے صادر اور (جڑائے  
اعمال کے لئے) ایک ميعاد مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو (نزول) عذاب لازم ہو جاتا۔

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔  
 جناب سپیکر: مفتی صاحب! میں نے جزام اللہ بھی نہیں پڑھا اور آپ کھڑے ہو جاتے ہیں، کیوں آپ کو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب، ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔  
 جناب سپیکر: ذرا پہلے ایوان کی تھوڑی سی کارروائی شروع ہو جائے تو اس کے بعد۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب کشور کمار صاحب اور جناب زیاد اکرم خان صاحب نے 31 دسمبر 2008 تا 2 جنوری 2009 جبکہ محترمہ مہر سلطانہ صاحبہ نے

31 دسمبر 2008 ویکم جنوری 2009 کیلئے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

بگم شازیہ اور نگزیب خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بی بی۔

### رسمی کارروائی

بگم شازیہ اور نگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، ستا سو پہ وساطت باندے یوہ خیرہ کول غوارمہ چہ جی دا تولے لارے پہ پینسور کنبے بندے دی۔ کہ مونبرہ راخو د چیف منسٹر صاحب پہ لارہ یا د گورنر، نو وائی چہ تاسو د ہغہ خائے نہ یو نمبر د خپل گا دی راواخلی چہ ہلتہ نہ Accepted وی نو تاسو بہ پہ دے لارہ تیریری۔ چہ پہ کینٹ تیریریو نو ہلتہ کنبے اجازت نشتہ۔ یا خوبیا جی یو فائل جو رکری، مونبرہ لہ لے را کری چہ مونبرہ تہ پتہ وی چہ مونبرہ پہ کوم سرک تلے شو او پہ کوم نہ شو تلے چہ ہغہ Waste of time ہم وی، مونبرہ خود وخت پابندی کول غوارو خو مونبرہ پہ وخت راتلے نہ شو او بلہ خبرہ دا دہ چہ یا خود جہازونو سروس شروع کری چہ پہ دے سرکونو مونبرہ نہ گرغو خککہ چہ پہ دے سرکونو صرف Privileged خلق تلے شی۔ یا خو مونبرہ بہ پہ جہازونو کنبے گرغو، دا ڍیر زیاتے دے جی او ماتہ ضرور د دے جواب پکار دے خککہ چہ Waste of time ہم کیری

او دا یو ډیر غټ Insult هم وی چه په هغه ځائے کنبے مونږه ولاړ یو او هغوی سره توتو، میں میں زمونږه د سحر نه ستارت کیږی۔

جناب سپیکر: جی تھیک شوہ۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ستاسو هم دغه خبره ده که بله ده جی؟ جی جی، اودریرہ دا مفتی صاحب د ډیر وختی نه ولاړ دے۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم اور حساس معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اسلام آباد کے نواحی علاقے ڈھوک حافظ آباد میں گیس لوڈ شیڈنگ کے خلاف عوامی احتجاج ہو رہا تھا، اس کی کوریج کیلئے صحافی آئے تھے تو صحافی حضرات کو نہیں چھوڑا گیا، متعدد ٹی وی کیمرہ مین سے ان کے کیمرے چھینے گئے اور جیو ٹی وی کی ایک خاتون رپورٹر پولیس نے بہت سخت تشدد کیا ہے تو میں آپ کی طرف سے یہ ایک اجازت چاہوں گا کہ یہ ایوان اس کی مذمت کرے۔ ہمیں صحافت کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور ہماری آزادی ان کی مرہون منت ہے اور یہ جو خاتون رپورٹر تشدد ہوا ہے، یہ بہت زیادہ قابل مذمت ہے تو اس کیلئے آپ کی توجہ چاہیے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ جو مولانا صاحب نے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: آپ ان کا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ کو اپنے صوبے کی فکر نہیں ہے، بہت دور دور آپ لوگ پھر رہے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، ہمارا ایمان ہے کہ بغیر پولیس کی آزادی کے اور صحافت کی آزادی کے جمہوریت نہیں پنپ سکتی اور یہ پولیس جمہوریت کا چوتھا ستون ہے، اسلئے ہم بھی اس کو Condemn کرتے ہیں کہ پولیس کو آزاد رکھا جائے اور جہاں پر اہم ہے، اس کو حل کیا جائے اور مرکزی حکومت سے درخواست کرتے ہیں کیونکہ وہ بھی جمہوری حکومت ہے، امید ہے انشاء اللہ کہ آئندہ

ایسی حرکت نہیں ہوگی۔ ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور مشترکہ طور پر ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آئندہ ایسی حرکت نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب، دیرہ مہربانی۔ دا یواہم ایشو دہ جی او ستاسو توجہ ہغے طرف تہ راگرخول غوارم۔ سر، پروں ہم ما عرض کھے وو جی او د ہغے بارہ کنبے تاسو تہ تراوسہ پورے زما خیال دے چہ متعلقہ دپیارٹمنٹ ہیخ قسم انفارمیشن نہ دی درکری۔ لواری تاپ جی د تیروشلو ورخو نہ بند شوے دے او Maximum جی، زہ د ہغہ علاقے اوسیدونکے یم، ہغہ خائے تہ On the spot تلے یم او تقریباً یو، یونیم فٹ واورہ دہ جی، ہوتل واورہ چہ کومہ دہ، ہغہ یو، یونیم فٹ واورہ دہ۔ کہ پہ مری کنبے واورہ اوشی نو د گلیاتو پورے بلدیوزرخی، د سیاحانو د پارہ ئے کھلاوہی۔ سر، د چترال خلق پہ دیر کنبے، زہ د پراپر دیر ہیڈ کوارٹر اوسیدونکے یم، د خلقو سرہ د کرایے د ہوتلو پیسے نشتہ دے، غریب خلق راغلی دی، زنانہ راغلی دی، بیماران راغلی دی جی۔ مخکنبے د شیرپاؤ خان گورنمنٹ چہ وو، د پیپلز پارٹی حکومت چہ وو، د دیر نہ بہ چترال تہ ہیلی کاپٹر چلیدو او ہغہ خلق چہ بہ کلہ اونختل نو چترال تہ پہ ہیلی کاپٹر کنبے او رلے شوی دی، د سی ون تھرتی خصوصی پروازونہ ورتہ شوی دی جی خواوس چہ کوم د چترال د خلقو مسئلہ دہ او دوی دا وائی چہ این ایچ اے تہ دارود حوالہ دے، این ایچ اے ہلتہ تراوسہ پورے بلدیوزر کار نہ کوی او زہ چہ د پی ڈی سرہ خبرہ او کرم نو وائی چہ پہ یو ورخ کنبے ئے مونبرہ کھلاوؤ، نن ئے شلمہ ورخ دہ چہ یونیم فٹ واورہ شوے دہ او بلدیوزر تہ واورہ لرے کول ہیخ خبرہ نہ دہ، خہ Blasting پکنبے نشتہ، خہ سلائیدنگ نشتہ، پہ روڈ باندے یونیم فٹ واورہ پرتہ دہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔

جناب سلیم خان (وزیر بہودا بادی): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سلیم خان، سلیم خان۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: خلقو ته ڊیر زیات تکلیف دے۔ سر، زما دا عرض دے چہ هغه خلقو له چہ کوم مخکینے د پپلز پارٹی په گورنمنٹ کنبے هیلې کاپټر تلے وو د دے ځائے نه، اوس د ورله خصوصی هیلې کاپټر سروس شروع کړې، خصوصی پروازونه او دا روډ د زر تر زره کهلاؤ کړی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تاسو هم په دے خبره، تاسو هم د دے خبرے دغه۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بنه، بیا لږ کښینه جی، او درپره جی۔ سلیم خان! جواب دے دیں۔

وزیر بهبود آبادی: جناب سپیکر صاحب، اس حوالے سے ہم نے این ایچ اے سے باقاعدہ کوشش کی ہوئی ہے اور اس پر کام جاری ہے۔ پتھرال کے سائڈ سے برف ہٹانے کے ٹاپ کے اوپر لایا گیا ہے اور دیر کے سائڈ سے تھوڑا سا کام رہتا ہے۔ کل بھی میں نے این ایچ اے کے ذمہ دار لوگوں کیساتھ رابطہ کیا تھا، وہ کہہ رہے تھے کہ آج شام تک پوری برف ہٹالی جائے گی اور انشاء اللہ آج یا کل تک جو برف کا کام ہے، وہ ہٹادی جائیگی انشاء اللہ اور دوسری بات سر، یہ ہے کہ لواری ٹاپ سے برف ہٹانا مسئلے کا حل نہیں ہے، اصل مسئلہ جو پتھرا لیبوں کیلئے ہے، وہ یہ ہے کہ Already روٹ ہے جس کیلئے پہلے سال، اس سے پہلے سال افغان گورنمنٹ کیساتھ باقاعدہ ایک معاہدہ ہو اور معاہدے کے تحت Via کنزہم اس راستے کو استعمال کرتے تھے۔ اس سال بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ اور فارن منسٹری کے Through ان کے ساتھ رابطہ کیا گیا ہے اور وہ کیس Process میں ہے اور آج کل حالات ہمارے باجوڑ اور درہ خیبر میں خراب ہیں تو اس وجہ سے وہ تھوڑا لیٹ ہو چکا ہے، مجھے امید ہے کہ اس روڈ کی بھی ہمیں منظوری مل جائیگی۔ تمیر آپشن سر، وہ لواری ٹنل ہے جو ابھی Complete ہونے کو جا رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ دس جنوری تک Complete ہو جائے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو این ایچ اے کے چیئر مین نے ہم سے Commitment کیا تھا، اس کا کیا بنا؟

وزیر بهبود آبادی: جی سر، وہ Commitment انہوں نے کیا تھا، وہ کہہ رہے ہیں کہ پندرہ جنوری تک لواری ٹنل کے اندر سے عارضی طور پر بسیں چلائی جائیگی جب یہ Complete ہو گا تو سر، ہم سب اسی حوالے سے کوشش میں لگے ہوئے ہیں، انشاء اللہ پتھرال کا جو مسئلہ ہے، وہ حل ہو جائیگا۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، سکندر خان۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، زہ یو عرض دا لرم جی، دا لواری تہنل کنبے چہ کوم کار کیری۔۔۔۔

(شور)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، ہم دغہ خبرہ زہ کوم جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے خو ہم د چترال وزیر دے، د دہ خپلہ ہم تعلق چترال سرہ دے او دے بہ د خپلے حلقے۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، پرون ما لہ ہم د چترال وفد راغلیے وو او دیکنبے جناب سپیکر، خبرہ دا دہ چہ دا مخکنے نہ پکار وو چہ د دے معاہدے د پارہ کوشش شوے وے خکہ چہ دا خو ہر چا تہ پتہ دہ چہ دے ورخو کنبے دا لواری تاپ بندیری نو دا پکار وہ چہ دا مخکنے شوے وے۔ اوس ہم پکار دا دہ چہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت تہ دا اووائی چہ لوزر د افغان گورنمنٹ سرہ رابطہ اوکری خکہ چہ ہلتہ کنبے کافی مشکلات جوڑ شوی دی، د خوراک ہم ہلتہ دیر پرا بلم دے او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی یہ خصوصی ہدایت کی جاتی ہے کہ وفاقی حکومت کیساتھ اس کو Tackle کیا جائے اور جتنی جلدی ممکن ہو۔۔۔۔۔

وزیر بہبود آبادی: جناب سپیکر، چترال کے عوام کی مشکلات کا ہمیں احساس ہے، ہمارا تو سارا کچھ ہو چکا ہے، ڈیڑھ مہینہ پہلے ہم نے اس کیلئے کوشش کی ہوئی ہے۔

Mr. Speaker: Thank you.

(شور)

امن وامان کی صورت حال پر بحث

جناب سپیکر: آپ لوگ تقریریں کر چکے ہیں، جن کی باری ہے، آپ ان کو موقع نہیں دے رہے ہیں؟

آوازیں: دے رہے ہیں، دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جس نے تقریر کی ہے آج اس کو۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: سردار نلوٹھہ صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: شکر یہ سپیکر صاحب۔ میں مشکور ہوں آپ کا۔۔۔۔۔

محترمہ گلہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس آپ کا فوٹو آگیا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: کہ آپ نے انتہائی اہم مسئلے پر جو میں سمجھتا ہوں کہ سارے مسائل سے ہٹ

کر آج اس صوبے کے امن وامان کے حوالے سے آپ نے جو۔۔۔۔۔

محترمہ گلہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر! آپ ہمیں تھوڑا سا ٹائم دیں۔ ایک ضروری ایشو ہے، آپ

ہمیں ٹائم نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ اوروں کا بھی حق بنتا ہے، اس بیچارے کو کیوں بولنے نہیں دیتیں؟

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: مجھے آپ نے جو امن وامان کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیا، میں آپ

کا مشکور ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ امن وامان کے حوالے سے آج ہمارا صوبہ جس

آگ کی لپیٹ میں ہے، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہمیں اگر اس صوبے کو آگے لیکر جانا ہے، اداروں کو

مضبوط کرنا ہے تو پھر ہمیں صوبے کے امن وامان کے حوالے سے سوچنا پڑے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی

امیر حیدر ہوتی صاحب، بشیر بلور صاحب کی ذمہ داری ہے، اتنی میری ذمہ داری ہے، اتنی ہی اس ایوان کے

ہر ممبر کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں تمام سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر صوبے کے امن وامان کے حوالے سے

یکجا ہونا پڑے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت صوبہ سرحد کی حکومت ایک مضبوط

حکومت ہے۔ امیر حیدر ہوتی اور آپ پر اس پورے ایوان نے اعتماد کا اظہار کیا تھا، آج بھی ہمیں اتنا ہی امیر

حیدر ہوتی پر اعتماد ہے، جتنا آج سے پہلے تھا۔ اگر اس مضبوط ترین حکومت کے ہونے کے باوجود ہم اس

صوبے میں امن وامان قائم نہیں کر سکتے تو میرے خیال کے مطابق ہمیں اس کے حوالے سے جو سابقہ

ہماری پالیسیاں ہیں، انہیں Change کرنا پڑیگا۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں اور میں حیران

ہوں کہ یہ صوبہ جو امن کا گوارہ تھا، جس میں رات دن لوگ آتے جاتے تھے، آج اس کو اس آگ میں

کیوں دھکیلا گیا ہے؟ یہ کس سازش کے ہم شکار ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، میں تجویز دیتا ہوں کہ ہمیں امریکہ نواز پالیسیاں ترک کرنے کا اعلان کرنا چاہیے۔ یہ صوبہ صرف ہمارا ہے، ہمیں نہ مرکز سے اور نہ کسی اور طاقت سے ڈکٹیشن لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے عوام، جنہوں نے ہمیں اس ایوان میں بھیجا ہے، کی تکالیف، ان کے مسائل کے بارے میں سوچنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے اس سے پہلے واضح اعلان نہیں کیا تو آج ہماری حکومت کو یہ واضح طور پر اعلان کر دینا چاہیے کہ ہم کسی بیرونی طاقت کا کوئی دباؤ قبول نہیں کریں گے، یہ خود مختیار ملک ہے، یہ خود مختیار صوبہ ہے، ہم امریکہ کی تمام پالیسیوں پر لعنت بھیجتے ہیں، ان کو ترک کر کے ہم صوبے کی بہتری کیلئے، صوبے کے اندر امن و امان قائم کرنے کیلئے اپنی پالیسیاں تشکیل دینگے اور جناب سپیکر صاحب، کل ہمارے دوستوں نے جو مطالبہ کیا تھا کہ صوبے کے اندر امن و امان قائم کرنے والی ایجنسیوں کے ذمہ داران کل موجود نہیں تھے، آج وہ بھی تشریف فرما ہیں۔ سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے یہ تجویز دیتا ہوں کہ جن لوگوں نے اس صوبے کے اندر آگ لگائی، جن کے ایماء پر یہاں آپریشنز شروع ہوئے، یہاں پہ آر می کو Involve کیا گیا، آج انہی پالیسیوں پر، میں سمجھتا ہوں کہ ان آٹھ مہینوں میں کوئی پالیسی Change نہیں ہوئی، کل یہاں پہ ہمارے پیپلز پارٹی کے دوست نے کہا کہ پیر صابر شاہ نے بیان دیا تھا کہ صدر مشرف اور صدر زرداری میں کوئی فرق نہیں اور انہوں نے ایک فرق واضح کیا کہ صدر مشرف وردی میں تھا اور زرداری صاحب وردی میں نہیں ہیں تو یہ کوئی فرق نہیں ہے۔ اٹھارہ فروری کو اگر عوام نے ہمیں ووٹ دیئے، یہ تبدیلی لائی۔۔۔۔۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد وضاحت کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: یہ تبدیلی لائی تو چہرے بدلنے کیلئے نہیں لائی تھی، کپڑے بدلنے کیلئے نہیں لائی تھی، پالیسیاں تبدیل کرنے کیلئے یہ تبدیلی لائی تھی (تالیاں) اور کوئی پالیسی ہم نے تبدیل نہیں کی۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: اٹھارہ فروری کو اگر ڈیزل 38 روپے لیٹر تھا تو آج 57 روپے لیٹر ہے، یہ ہم نے کوئی پالیسی تبدیل کی ہے، کون سا ریلیف ہم نے عوام کو دیا ہے؟ میں مرکز کی بات کم کرونگا، میں صوبے



کے حوالے سے بات کرونگا۔ میں بشیر بلور صاحب اور امیر حیدر ہوتی صاحب کو پھر یقین دلاتا ہوں کہ ایوان کا ہر ممبر آپ کے ساتھ ہے۔ میری پارٹی مسلم لیگ (ن) کا ہر بچہ بچہ آپ کیساتھ ہے اور جناب بشیر بلور صاحب، 1947 کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری آپ کے کندھوں پر رکھی ہے، خدا را تبدیل لائیے، ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ کمیٹی بنائیں گے تو ہم صف اول میں آپ کے ساتھ ہونگے۔ جناب سپیکر صاحب، میں پوچھتا ہوں ان طاقتوں سے جنہوں نے ہمیں آگ میں دھکیلا، کونسا فنڈ انہوں نے اس صوبے کو دیا، کتنی موبائیل گاڑیاں دیں؟ کتنی فورسز ہمیں دیں، کتنا ہمارے بجٹ میں انہوں نے اضافہ کیا؟ ہمیں ان کی کوئی بات نہیں قبول، ہم صوبے میں امن لانے کیلئے اپنی پالیسیاں تشکیل دیں گے۔ وہ سوات جو سیاہوں کا مرکز تھا، آج دہشت گردوں کا مرکز ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میری یہ تجویز ہے کہ ہم اپنی فورسز کو جدید طرز پر استوار کریں، موبائیل گاڑیاں اور جتنی نفری ان کو چاہیے، وہ ہم انہیں دیں۔ جناب سپیکر صاحب، جو سوات سے اور دہشتگردوں کے علاقے سے ہمارے جو عوام نقل و حمل کرتے ہیں، ہمیں انہیں گاڑیاں دینی چاہئیں، ساتھ فورسز ہوں جو ان کو تحفظ دیکر شروں تک لائیں، پشاور تک لائیں۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ کل، یہاں پہ کسی دوست نے کہا کہ امیر حیدر کی حکومت چند ضلعوں تک محدود ہے، امیر حیدر کی حکومت انشاء اللہ پورے صوبے میں ہے (تالیاں) اور اس کی رٹ پورے صوبے میں ہم قائم کریں گے۔ (تالیاں) ہم امیر حیدر ہوتی کے ساتھ ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر ہماری فورسز، ہماری ایجنسیاں صحیح کام نہیں کر رہی ہیں، ان کے سربراہ صحیح ڈیوٹی ادا نہیں کر رہے ہیں تو امیر حیدر ہوتی صاحب مصلحت کا شکار نہ ہوں، ان کی جگہ دوسرے لوگوں کو فرائض سونپیں۔ میں سمجھتا تھا کہ اس سے پہلے امن وامان پہ ہم نے بحث کی، مجھے خوشی ہوتی کہ اگر بشیر بلور صاحب گزشتہ آٹھ نو ماہ کی کارکردگی ایوان میں پیش کرتے کہ ہم نے امن وامان کے حوالے سے کیا کام کیا، کتنی محنت کی، کہاں کہاں پہ ہمیں مشکلات ہوئیں اور مزید ہم کن پالیسیوں کے تحت اس صوبے میں امن قائم کریں گے؟ یہ تو غیر تمندوں کا صوبہ ہے، یہ بہادر لوگوں کا صوبہ ہے، یہ تو بھائی چارہ قائم رکھنے والے لوگوں کا صوبہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم امریکہ نواز پالیسیاں ترک کریں گے اور جب ہم اپنی پالیسیاں تشکیل دینگے تو اس صوبے میں Automatically ساٹھ فیصد امن قائم ہو جائیگا اور میں سمجھتا ہوں کہ 'طالبان' کے نام پر اس وقت 'را' کے ایجنٹس، روس سے لوگ، امریکہ سے لوگ ہمارے صوبے کے امن کو تباہ کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں تجویز دیتا ہوں کہ نادر اپنے

جاری کئے ہوئے تمام شناختی کارڈز کی ری چیکنگ کریں کہ کن کن لوگوں کو شناختی کارڈ کا اجزاء ہوا؟ اگر ان میں غیر ملکی ہیں تو فوری طور پر ان کے شناختی کارڈ کینسل کئے جائیں۔ میری یہ بھی تجویز ہے کہ ان ایریاز میں جو موبائل کنکٹسز ہیں، وہ بھی کم کئے جائیں، کم از کم لوگوں کے پاس موبائل ہونے چاہئیں اور میں یہ بھی تجویز دیتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا مختصر کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر کریں جی، اوروں کو بھی ٹائم دینا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: جناب سپیکر، میں صرف ایک بات کہوں گا۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

محترمہ گلت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر! موبائل صرف ان کے پاس ہونا چاہیے، باقی کسی کے پاس نہیں ہونا چاہیے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: میری یہ گزارش ہے کہ آپ بعد میں اپنے نمبر پر بات کریں جب آپ کا نمبر آئے گا۔ (تالیاں / قہقہے) جب میں اٹھا تھا، سپیکر صاحب نے مجھے دعوت دی، یہ ایوان کوئی چند لوگوں کیلئے نہیں بنا ہے کہ چند ممبر جو ہیں، وہ اپنی بات کریں اور دوسروں کو موقع نہ دیں۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی تھینک یو۔ نلوٹھ صاحب! تھینک یو۔ نلوٹھ صاحب! تھینک یو۔ زگس شمین بی بی، زگس شمین بی بی۔

بگم زگس شمین: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ دونوں بیٹھ جائیں، بی بی کو موقع دیں، زگس شمین بی بی۔

بگم زگس شمین: جناب سپیکر صاحب، دیرہ مہربانی چہ ما تہ د پہ امن و امان باندے د بحث کولو اجازت را کرو۔ دا پارٹی کوم چہ اوس بر سراقتمدار دہ، دوی چہ د عوامونہ بہ ووت غوبنتونو دوی بہ دا خبرہ کولہ چہ مونر بہ پہ دے سیمہ کبے امن راولو، مونر بہ د پبنتنو پہ لاس کبے د کلاشکوف پہ خائے قلم ور کوؤ، مونر بہ بجلی پہ ارزان نرخونو باندے در کوؤ، مونر بہ درتہ د روزگار مواقع پیدا کوؤ او نورے داسے دیرے خبرے چہ کومو باندے د خلقونہ ووتونہ

واغستلے شو۔ د سوات میجارتی خلقو، د بونیر او د دیر خپلی شوی خلقو ووتونه ور کړل، دا ځائے، دا ځائے خو۔۔۔۔۔

آوازیں: لیکلے تقریر ایوان کبڼے نه شی وئیلے۔

جناب سپیکر: بی بی! هم داسے او وایه، خیر دغه پریږدئ جی، لیکلے پریږدئ۔

بیگم زرگس شمین: دا ځائے چه نن دلته کوم حالات دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

بیگم زرگس شمین: دا ځائے چه نن کوم دلته حالات دی، بونیر پریږده، دیر پریږده، پیښور ته او گوره، پیښور کبڼے څوک په خپل کور کبڼے دننه محفوظ نه دی۔ مخکڼې به سپری اغواء کیدل، ماشومان به اغواء کیدل او په تاوان باندې به راخلاص شو۔ اوس د سحر په بانگ کبڼے نوے ټپه، بنځے اغواء کیدل شروع شو، دا خو ډیر د شرم مقام دے۔ دوئ نه خو گیر چاپیر پولیس ناست وی، دوئ خو بهر نه شی راوتے، خلق خو مونږ ته راځی، عوام مونږ ته راځی، مونږ ته او ستاسو په شان خلقو ته راځی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ آپس میں باتیں بند کریں، یہ بی بی صاحبہ بول رہی ہیں۔ جی بی بی! خان نہ خبرے کوہ۔

بیگم زرگس شمین: او پیغور را کوی چه ټیکس اخلی، د بجلئ بل اخلی، د اوبو بل اخلی، د روډونو ټیکس اخلی، د اوبو بل اخلی او غونډه ټیکس لا جدا، مختلف خلق په مختلفو شکلونو کبڼے د خلقو نه پیسے راغونډوی، د حکومت ډیر غټ فرضونه دا دی چه هغوی د خپلو عوامو د جان و مال تحفظ او کړی، هغه نشته، تعلیم ور کړی، هغه نشته، د طالبانو په حکم بند شو، د صحت سهولتونه نشته۔ یو وړه قصه واورئ، یو فقیر یو کوڅه کبڼے آواز او کړو، د خدائے په نامه یو روتی را کړئ، د کور نه آواز راغلو چه روتی نشته۔ بیا هغه آواز او کړو یو لپه اوږه را کړئ، د کور نه آواز او شو، اوږه نشته۔ بیا فقیر آواز او کړو یو روپی را کړئ، د کور نه آواز او شو، روپی نشته۔ فقیر ورته او وئیل، تاسو دننه څه له ناست یئ،

راخئی بھر را اوخئی، تاسو ہم زمونڙ په شان یی، تاسو سره هم څه نشته او مونږ سره هم څه نشته، راخئی چه غونډ شو او دواړه خیر غواړو۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریه بی بی۔

بیگم نرگس شمین: نه بچے ما له خپل ټائم راکړه چه زه خپله خبره پوره کړمه۔ (تمتے/تالیاں) حکمران دننه ناست دے، مونږه آوازونه کوؤ چه امن نشته، روټی نشته، بجلی نشته لوډ شیدنگ دے، گیس نشته لوډ شیدنگ دے، علاج نشته هسپتال ویران دے، بچو ته علم نشته سکولونه بند دی، دهماکے پکبنے کیری، د پوزے د لاندے دهماکے کیری، آخر چرته لار شو؟ مونږه خودا وایو اپوزیشن ته چه مونږ په اعتماد کبنے واخلی، امن کمیټیانے جوړے کړی، شریسند په گوته کړی، څوک چه ئے مرسته کوی، هغه هم په گوته کړی۔ زه د زړه د اخلاصه تاسو ته وینا کومه چه راخئی غونډ شو، مونږه ټول راغونډ شو، د دے د پارہ څه Suggestions درکړو چه مونږه، داسے نه چه دا کارروائی ډیره اوږده شی، سوات کبنے یو کال او شو او په وزیرستان کبنے کالونه او شو، نتیجه ئے صفر راغله، زه نن دا وایم چه دلته زمونږ مشران لیډران راشی، ډیر لوتے لوتے تقریرونه او کړی، عمل پرے هیڅ هم نه کیری۔ زما په خیال کبنے خودا حکومت بے اختیاره دے، دوئی سره اختیار نشته۔ که دوئی سره اختیار وے نو نن به زمونږ په دے ملک کبنے دا حالات نه وو۔ زمونږ صوبه خو په تباھئی باندے روانه ده، مونږ چه سحر را اوخو نو مونږ وصیت او کړو چه مونږه راخو نو زمونږه هیڅ پته هم نه لگی چه مونږ به کور ته واپس خو او که نه، دا څه حالات دی؟ دلته مونږ نن څه د پارہ راخو؟ (تالیاں) ما له جواب راکړی، ما له جواب راکړی۔ زمونږ بچی، زمونږ د وطن ماشومان، زمونږ مئیندے خوئیندے نن د کورونو نه نه شی راوتے، مونږ سبزیانو له نه شو تله، مونږ خپله سودا سلف نه شو اغستے۔ دا څه حالات دی، دا څنگه حکومت دے؟ راشی ما په دے کرسی کبنینوه چه زه دا حکومت کولے شم او که نه؟ (تالیاں) حکومت بنخو ته پریردئ۔ حکومت بنخو ته پریردئ چه بنخے بهادرے وی، دوئی رامخبنکے کړی۔ څنگه چه بینظیر

بہتو حکومت کولو، خنگہ چہ نورو شیرانو حکومت کولو، ہغہ شان د حکومت اجازت را کړئ او خدائے د پارہ د دے ملک د پارہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، بی بی۔ شکریہ، بی بی۔

بگیم زگس تمین: امن و امان د پارہ شہ دعا او کړئ، په اسمبلئ کبنے لاس اوچت کړئ چہ یا اللہ مونږ د دے دہشتگردو نہ پاک کړے، دا ملک د دہشتگردو نہ پاک کړے۔ ډیره ډیره شکریہ سپیکر صاحب، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: شکریہ، مہربانی۔ زرقابی بی، زرقابی بی۔

محترمہ زرقا: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

جناب سپیکر: یہ ہماری بہنیں جب تقریر کر رہی ہوتی ہیں تو Kindly آپ ان کو ذرا Seriously سنیں کیونکہ یہ ہماری سوسائٹی کا انتہائی اہم اور بڑا حصہ ہے، ہاؤن پر سنٹ آبادی کو Represent کر رہی ہیں تو ان کی Encouragement کیلئے تھوڑا سا آپ ان کو صحیح سنیں، تھینک یو۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت باسمین اور کزئی: جناب سپیکر، ہم بار بار درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں وقت دیا جائے لیکن آپ پھر بھی ہمیں وقت نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: اسمبلی کا ریکارڈ دیکھیں، سب سے زیادہ باتیں آپ نے کی ہیں۔

محترمہ زرقا: شکریہ جناب سپیکر، چہ تاسو مونږ له موقع را کړه۔ پرون او نن زمونږه ډیرو ورونږو خویندو د امن و امان په باره کبنے ډیره زیاتے خبرے او بنے بنے خبرے او کړے خو زه به جناب سپیکر، یو شو تجویزونه درکوم، کہ په هغه باندے عمل اوشی نو ډیره بنه خبره به وی ځکه چہ د امن و امان دا مسئله صرف زمونږه د صوبے پورے محدودہ نه ده بلکه دا اوس د پوره ملک جوړه شوی ده او کیدے شی دیکبنے پوره دا برصغیر یا ایشیاء، یورپ، دا ټول ملکونه راگیر شی۔ کہ اوس په دے باندے قابو وانه چولے شونو کیدے شی چہ دا حالات د دے نه زیات خراب شی۔ زما یو شو تجویزونه دی، اول تجویز خومے دا دے جناب سپیکر، چہ مونږ له پکار دی چہ خپله خارجه پالیسی چینج کړو، زمونږه خارجه پالیسی آزاده وی، آزاد، برابرہ او خود مختیارہ د وی او په دے بنیاد باندے نور ملکونو سره د تعلقات استوار کړے شی۔ دویمه دا چہ زمونږه

جرگہ سسٹم د جوڑ کرے شی خُکھ چہ مونبرہ پبنتانہ یو او ز مونبر د پبنتور وایا تو کنبے دا اہم حصہ دہ۔ خپلو خلقو سرہ د مذاکرات او شی خُکھ چہ دا جنگ ز مونبرہ نہ دے، دا پہ مونبرہ باندے مسلط کرے شوے دے۔ دریمہ خبرہ دا جناب سپیکر، چہ دلته کنبے انصاف نشته دے۔ انصاف چہ یو کس تہ ملا ویری، ملا ویری نو یا خو ہغہ مہ شوے وی او یا بوڈا شوے وی او مالی طور باندے کنگال شوے وی۔ بل دا چہ دا انگریزی قانون د ختم کرے شی خُکھ چہ مونبرہ سرہ قرآن پاک شتہ، ہغہ یو جامع او مکمل قانون دے، مونبرہ د ہغے نہ فائدہ اغستل پکار دی۔ بل دا چہ عوامو سرہ مونبرہ کومے وعدے کرے دی، ہغہ د پورہ کرے شی، ہغوی تہ د تحفظ ور کرے شی، ہغوی کنبے د اعتماد پیدا کرے شی، غربت د ختم کرے شی، بیروزگاری د ختمہ کرے شی۔ د دے د پارہ دا کومے کارخانے چہ بندے شوے دی، ہغہ د چالو کرے شی او نورے کارخانے دا اولگولے شی۔ عوامو تہ د بنیادی سہولتونہ ور کرے شی چہ ہغے کنبے د ہغوی صحت، تعلیم، بجلی، گیس وغیرہ چہ دی، دا د ورتہ ور کرے شی نو زما خیال دے کہ دا پورہ ہر خہ عوامو تہ ور کرے شی نو ہیخ خبرہ نہ دہ چہ امن بہ قائم نہ شی۔ مونبرہ حکومت تہ خواست کوؤ چہ تاسو مخکبے شی، مونبرہ تاسو سرہ یو۔ چہ تاسو یو قدم واخلی نو مونبرہ بہ دوہ قدمہ تاسو سرہ مخکبے خو انشاء اللہ۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: اسرار خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سر، امن و امان کے حوالے سے کافی کچھ اس ہاؤس میں کہا گیا ہے اور جیسا کہ آپ نے بھی ہدایت کی تھی کہ ہم اپنی تجاویز آگے رکھیں۔ سر، کل تک امن و امان کی جو تشریح تھی کہ اگر عام آدمی کی جان و مال کا تقدس پامال ہوتا تھا تو حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہوتی تھی کہ اس کا تحفظ یقینی بنائے لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت اس کو دو حصوں میں تقسیم کر رہی ہے۔ ایک امن و امان جو کہ ہمارے ایجنڈے کا حصہ ہے اور دوسرا Insurgency ہے، جس کو وہ شورش کہتے ہیں۔ چونکہ امن و امان ایجنڈے پر ہے تو میں امن و امان کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا اپنے علاقوں میں اور ان کے حالات بیان کرنے کی یقیناً میری خواہش بھی تھی اور اس معزز ایوان میں رکھنا بھی چاہتا تھا لیکن سر، پشاور اور اس کے آس پاس کے اضلاع کے ممبران کی آہ و فغاں سن کر مجھے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ یہاں پر، جیسے بسوں میں لکھا ہوتا تھا کہ "سواری

سامان کی خود ذمہ دار ہے"، اگر یہ حالات ہونگے تو میں اپنے علاقے کے متعلق کیا کمونگا؟ سر، اس میں میں گورنمنٹ سے وضاحت چاہوں گا اور وہ یہ کہ کینٹ کے فیصلے کے بعد کہا گیا ہے کہ پولیس کو فری ہینڈ ہم نے دیا ہے، فری ہینڈ کا سر، مطلب کیا ہوگا؟ سینیئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں کہ اس کا مقصد اور مطلب پنجاب کی طرز پر پولیس سٹیٹ بنانا ہوگا یا فری ہینڈ کا مقصد License to kill ہوگا؟ اگر سر، اس کی ہمیں وضاحت کر کے بتادیں، آئی جی صاحب بھی بیٹھے ہیں، کیونکہ یہ ایک ایسی Terminology ہے کہ اس سے مختلف باتیں اخذ کی جاسکتی ہیں اور بطور نمائندگان ہم یہ اپنا فرض جانتے ہیں کہ ہم حکومت سے پوچھیں کہ یہ فری ہینڈ کا مطلب کیا ہوگا؟ کیونکہ صوبے کا، اگر آئین کو دیکھیں، قانون کو دیکھیں تو چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے پھر کینٹ ہوتی ہے، اس میں وزراء ہوتے ہیں، نیچے Legislature ہوتی ہے، اگر اس میں کوئی ایک ایسی باڈی ہم بنائیں کہ اس کا فری ہینڈ ہو تو گورنمنٹ، جب ان کا ٹائم آئے گا تو مہربانی کر کے اس کی ہمیں وضاحت کر دے۔ دوسرا سر،-----

جناب سپیکر: محترم لاء منسٹر صاحب! تھوڑی سی توجہ دیں، یہ آپ کو سنا رہے ہیں۔ یہ آپ کا ٹائم، ذرا Serious ہو جائیں، اس کو بس ختم کر رہا ہوں اگر یہ توجہ سب کی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: دوسرا سر، آئی جی صاحب کی جانب سے ایک پالیسی آئی تھی کہ ایک ضلع کے پولیس افسران بمع ان کا جتنا بھی وہ شاف تھا، بلکہ اے ایس آئی لیول تک جہاں تک مجھے معلومات ہیں، وہ سارے دوسرے اضلاع میں ٹرانسفر کئے گئے۔ جب ہم اس مقصد کیلئے چیف منسٹر صاحب کے پاس گئے، کیونکہ ایک سیاسی دور ہوتا ہے، جو لوگ ٹرانسفر ہو جاتے ہیں، وہ آتے ہیں تو سی ایم صاحب نے ہمیں یہ کہا تھا کہ آئی جی صاحب کے ساتھ میری Commitment ہے کہ لاء اینڈ آرڈر جو ہے، وہ انشاء اللہ ہمیں ٹھیک کر کے دیں گے اور باقی ان کی پوسٹنگ ٹرانسفر جو ہے، اس میں آپ اور ہم مداخلت نہیں کریں گے اور ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ہاتھ مضبوط کریں۔ بالکل سر، اچھی بات ہے، ان کی فورس ہے، یہ کوئی پبلک ہیلتھ یا سی اینڈ ڈبلیو کا محکمہ نہیں ہے کہ ہم اس کو اس انداز میں Treat کریں۔ ایک فورس ہے اور فورس کا احترام ہم یہ واجب ہے لیکن سر، تقریباً کوئی چھ سات ماہ ہو گئے ہیں، ہمیں اس کے کوئی ایسے فوائد سامنے دکھائی نہیں دے رہے ہیں اور اس کی میں آپ کے سامنے ایک دو مثالیں بھی رکھنا چاہوں گا۔ قبائلی علاقوں میں سر، آپ دیکھیں کہ آرمی جب وہاں پہنچی تھی تو وہ کیوں کر ناکام ہوئی؟ وہ اس وجہ سے ناکام ہوئی سر، کہ پولیٹیکل انتظامیہ کے پاس جو انٹیلی جنس نٹ ورک تھا، وہ آرمی کے پاس

نہیں تھا۔ آرمی جوگئی، وہ As a stranger تھی اور مجھے یاد ہے کہ شروع شروع میں جب 2004 میں وہاں پہ آرمی آپریشن انکوارڈہ اور اس ایریا میں ہو رہا تھا تو وہاں پہ پہلے کمیٹیوں اور میجر لیول کے آفیسرز بھیجے گئے اور وہ جب گئے تو پولیٹیکل انتظامیہ نے ان سے کہا کہ آپ لوگ ایسا کریں کہ یہ جو غیر ملکیوں کا مسئلہ ہے، انشاء اللہ اس کو ہم حل کرائیں گے لیکن یہاں پہ ایک Collective responsibility ہوتی ہے اور آپ لوگ ذرا تحمل سے کام لیں تو وہ جو کمیٹیوں اور میجر لیول کے آفیسرز تھے، انہوں نے ان سے کہا کہ ہم یہاں پہ اپریشن لڑنے نہیں آئے، ہم آپریشن کرنے آئے ہیں اور پھر سر، ہم نے ان آپریشنوں کا حال بھی دیکھا کہ پھر وہی فوج تھی اور ان کے کانوائیوں کو Protection دینے کیلئے پولیس آگے جاتی تھی، آگے بھی ہوتی تھی اور پیچھے بھی ہوتی تھی۔ تو سر، Basic وجہ جو ہماری سمجھ میں آرہی تھی، وہ یہ تھی کہ وہ جو انٹیلی جنس نٹ ورک تھا، وہ ان کے پاس نہیں تھا۔ وہ جس لمبے بالوں والوں کو دیکھتے یا لمبی داڑھی والے کو دیکھتے تو ان کا یہ خیال تھا کہ یہ غیر ملکی ہے یا طالب ہے یا Insurgent ہے یا عسکریت پسند ہے یا شدت پسند ہے۔

کوئی لاہور کا افسر ہو اور وہاں پہ Posted ہو تو سر، اس کا کیا نٹ ورک ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ کے خیال میں اچھی انفارمیشن اور اچھی انٹیلی جنس ضروری ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یقیناً سر۔ مطلب ہے اگر پولیس کو سر، آپ دیکھیں تو وہ تو چلتی ہی انٹیلی جنس پہ ہے۔ اب اگر آپ کے بنوں کے آفیسرز آئے ہیں اور میرے کلاچی میں تعینات ہیں، ان کو کیا اندازہ ہو گا کہ یہاں کلاچی میں عزت دار کون ہیں، یہاں پہ بد معاش کون ہیں، یہاں پہ وہ جو Sideliner ہیں، وہ کون ہیں؟ تو انٹیلی جنس سسٹم تو اس کے پاس نہیں ہے اور اس کو وہاں پہ Establish ہونے میں ٹائم تو لگے گا، تو یا تو یہ ہے سر، کہ وہ بالکل محدود ہو جائے گا اپنے تھانے تک اور یا وہ آرمی کی طرز پہ پھر ہو گا کہ اس کو پتہ نہیں چلے گا۔ جس لمبے بالوں والوں کو دیکھ لیا، داڑھی والے کو دیکھ لیا تو وہ یہ سمجھے گا کہ یہ بھی شدت پسند ہے۔ اس میں سر، جیسے میں نے آپ سے کہا کہ ایک دو مثالیں بھی رکھنا چاہوں گا۔ ڈی آئی خان کی حد تک تو یہ تبدیلی کی گئی تھی، تو جتنا مجھے علم ہے اس کے پیچھے محرکات یہ تھے کہ ڈی آئی خان سٹی کے حالات ٹھیک نہیں تھے اور پولیس کا یہ شک تھا کہ بعض افسران ملے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہاں پہ Sectarian جو Killings ہیں، یہ زیادہ ہو رہی ہیں لیکن ڈی آئی خان سٹی کے حالات تو سر، اس سے بھی شاید خراب ہوئے ہوں، ساتھ یہ ہے کہ جو رورل ایریا ہیں، اس میں بھی چونکہ باہر سے لوگ آتے ہیں، اچھے لوگ ہیں، میں یہ نہیں کہتا لیکن یہ ہوتا ہے سر، کہ وہ بے چارے اپنے اپنے تھانوں تک محدود ہو کر رہ



گئے ہیں اور انٹیلی جنس سسٹم ان کا اتنا Reliable نہیں ہے کہ وہ اس کے مطابق کوئی کارروائی کر سکیں۔ اس میں سر، ایک مثال جیسے میں نے کہا کوئی غالباً یہ 23، 24 تاریخ کا واقعہ ہے کہ ڈی آئی خان سٹی پولیس کا ایس ایچ او، صلاح الدین غالب اس کا نام ہے، کئی سے غالباً آئے ہیں، میرا ایک سپورٹر تھا سر، اس کی عمر کوئی بیس سال کے قریب ہوگی، اس نے غالباً اس کو لائٹس دیئے یا اشارہ دیا لیکن وہ ٹھسرا نہیں اور اس نے گاڑی چلائی، چونکہ نو عمر تھا تو وہ شاید اپنی جگہ پہ ڈر گیا ہو گا اور پولیس جو تھی چونکہ غیر مقامی تھی، ان کو بھی اس کی Facial reading سے اور Age group چونکہ ایسا تھا کہ اس سے وہ اندازہ نہیں کر پارہے تھے کہ یہ بندہ ٹھیک ہے یا غلط ہے، انہوں نے اس کے پیچھے گاڑی بھگائی، جب ان کو انہوں نے Cover کر لیا تو انہوں نے اس لڑکے کو، عدنان اس کا نام تھا، اتارا اور اس کو خوب، جیسے پولیس کا طریقہ کار ہوتا ہے، زد و کوب کیا۔ اس بیچ میں جب اس کی جان پہ بن گئی تو اس نے پولیس کے ایس ایچ او سے کہا، میرے بڑے بھائی اکرام اللہ خان کا نام لیا، کہ اس سے بات کر لیں اور میں ان کا سپورٹر بھی ہوں اور میں کوئی ایسا بندہ نہیں ہوں۔ بہر حال سر، پولیس نے بد تمیزی سے وہ ٹیلیفون بھی بند کر دیا کہ میں کسی کو نہیں مانتا۔ بھائی نے مجھے فون پہ بتایا، صبح کو پولیس نے اس کو مچکے پر چھوڑ دیا یعنی کوئی ایسا Crime نہیں تھا، 107 ہی ہوگی، جس طریقے سے تھا تو انہوں نے بہر حال اس کو چھوڑ دیا۔ بھائی نے فون پہ مجھے آگاہ کیا لیکن سر، جب اس کو میں دیکھتا ہوں تو دونوں کا تصور نہیں تھا۔ پولیس کا اس وجہ سے تصور نہیں تھا کہ پولیس کا انٹیلی جنس سسٹم وہاں پہ تھا نہیں، اگر کوئی لوکل ہوتے تو ان کو پتہ ہوتا ہے کہ کون کونسی پولیٹیکل فیملیز ہیں؟ کون کون اس قسم کے کاموں میں ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے ہیں؟ لیکن اگر عوامی نمائندوں یا ان کی فیملیز کی بھی یہ عزت نہ ہو کہ پولیس افسران کو کہا جائے کہ آپ مہربانی کر کے، میں اپنی گارنٹی ان کیلئے دیتا ہوں، سن لیں، آپ نہ مانیں لیکن اگر آپ ٹیلیفون ہی بند کر دیتے ہیں تو اس کے بعد جو Ill well ہے، وہ Develop ہوتا ہے پولیس کے Against، پھر یہ ہوتا ہے کہ پھر ہم ان کے بارے میں اچھا نہیں سوچتے۔ دوسرا سر، کل شاید آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ ڈی آئی خان کے حوالے سے ایک نیوز انٹیم آیا تھا کہ گھر حیات سے تین آدمیوں کو اغواء کر لیا گیا ہے اور ملزمان جو تھے، کلاچی کی جانب چل پڑے۔ سر، مجھے جب اس بات کا علم ہوا تو میں نے گھر سے رابطہ کیا کیونکہ اس سے علاقے کی بدنامی ہوتی ہے۔ مجھے پتہ چلا کہ وہاں پہ مقامی لوگوں نے چنچہ پارٹی تشکیل دی اور انہوں نے وہ بندے Recover بھی کر لیے لیکن سر، اس بیچ پولیس کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ مختلف جگہوں پہ ٹھسرا کے ان کے جو راستے ہیں تاکہ ان کو بلا کر لیں اور وہ بندے جو تھے، ان سے

Recovery ہوگی لیکن جو اغواء کار تھے، وہ چلے گئے۔ میری سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر ہم پولیس کو Insurgency کا نام دیکر اس قسم کا Cover دے رہے ہیں کہ کل تک فوج ہمارے لئے ایک مقدس گائے تھی اور آج پولیس مقدس گائے بنے گی تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم کوئی اچھا کام نہیں کر رہے ہیں۔ کل سر، یہ ہوگا، ہم جانتے ہیں اور ہم بالکل اس پر یقین رکھتے ہیں کہ ان کے جوان بھی شہید ہوئے، انہوں نے قربانیاں بھی دی ہیں لیکن سر، بات یہ ہے کہ ان کی ایک ذمہ داری بھی ہے، جہاں پہ ان کے شہداء ہوتے ہیں، وہاں پہ عام لوگ، سکولوں کے بچے، بوڑھے، جوان، وہ بچارے بھی شہید ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ شہید ہو گئے سر، ان کی Protection تو، ایک آدمی اگر وردی اور پھول لگا کر چلتا ہے تو سر، اس کو پتہ ہوتا ہے کہ میں نے کونسا راستہ چنا ہے؟ جیسے میں نے کہا کہ وہ پبلک ہیلتھ کے دفتر نہیں جا رہا، وہ سی اینڈ بلیو کے دفتر نہیں جا رہا، اس کو پتہ ہے کہ میرا کیا کام ہے اور جیسے حالات ہونگے تو اس کے مطابق ہی مجھے اپنے Reaction کو آگے رکھنا ہوگا۔ گورنمنٹ سے سر، میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ دو واقعات سامنے رکھ کے، ایک تو جو انہوں نے باہر کے بندے لگائے ہیں، اس پالیسی کو Review کرے کیونکہ انٹیلی جنس نظام کے میرے خیال میں وہ فوائد نہیں مل رہے ہیں جن کی ہمیں توقع تھی، یہ ایک تجربہ تھا، آپ نے بھی دیکھ لیا، ہم نے بھی دیکھ لیا لیکن سر، مجھے اس کا کوئی فائدہ دکھائی نہیں دے رہا۔ سر، اس کے علاوہ میری ایک آخری تجویز اس میں یہ ہوگی کہ جب پرانے وقتوں میں بارڈر ایریا ہوتے تھے جہاں پہ یہ ٹرائیبل ایریا آتے تھے اور چونکہ اس وقت یہاں پر ہندو بھی رہتے تھے، Pre partition کے دنوں میں بارڈر ایریا میں Village defence کے نام سے بندو قیں تقسیم کی جاتی تھیں، وہ Village defence یہ ہوتا تھا سر، کہ بارڈر ایریا میں جو لوگ ہوتے تھے، وہ اپنا دفاع خود چھ پارٹیوں کی شکل میں کرتے تھے۔ گورنمنٹ سے سر، میری ایک تجویز ہوگی کہ وہ Village defence کی وہ جو رائلز تھیں، چونکہ آج کل تو آٹومیٹک اسلحہ ہے، اگر اس طرز پر دیکھیں اور یہ دوبارہ، اس کی جو ڈسٹری بیوشن پھر ہوتی تھی، آپ کو بھی علم ہوگا کہ علاقے کے جو بااثر شخصیات ہوتی تھیں، ان کو دے دیتے اور پھر ان کی Responsibility ہوتی تھی اور ایک محرر بیٹھا ہوتا تھا ہیڈ کوارٹر میں، پھر Annually ان کی ایک چیک اپ ہوتی تھی کہ کس Condition میں ہے؟ اس آئیڈیا پر اگر وہ Village defence کا جو اسلحہ ہے، وہ دوبارہ اگر تقسیم کرے تو یہ جو آج کل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پولیس کو مفت میں امدادی دستے مل جائیں گے، آپ کے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بالکل، بالکل سر۔ تو میری اس میں یہ گزارش ہوگی کہ اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Village defence policing ہو جائے گی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Village defence Policing کے آئیڈیا پہ، کیونکہ آج کل سر، ان کے پاس اگر اسلحہ نہ ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آئی جی صاحب ذرا نوٹ کروائیں، یہ اچھا پوائنٹ ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس کے علاوہ سر، میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ جب آرمز کنٹرول

پالیسی آئی تھی، اس کی فائل میں ساتھ لایا ہوں، یہ آرمز کنٹرول پالیسی معین الدین حیدر صاحب لائے تھے

اور انہوں نے آرڈیننس کو بلا لے طاق رکھتے ہوئے ایک 'پازمیٹولسٹ' تشکیل دی اور ایک 'نیگٹیو' اور

پازمیٹولسٹ میں انہوں نے Pistols of all bores ڈال دیئے اور انہوں نے 'پمپ ایکشن' کہ جو

آپ کے شارٹ گن ہیں، وہ ڈال دیئے، ریپیٹر بھی اس میں نہیں آتا اور 22 بوری کی جو بندوق ہے، وہ اس میں

ڈال دی تھی۔ اس کے علاوہ جو 222 بوری یا 223، جس میں آپ کے M-16 اور یہ کالا کوف آتے ہیں، وہ

سارے اگرچہ Non prohibited bore ہیں لیکن اس کے باوجود وہ چیزیں اب ہم نہیں دے سکتے۔

میری سر، اس میں یہ تجویز ہے کہ Prohibited bore کے حوالے سے ہم صدر پاکستان اور

وزیراعظم کے پاس جاتے ہیں، وہ اتنی مرہانی کر دیتے ہیں کہ مجھے دو تین لائسنس دے دیئے، کسی اور ایم پی

اے کو دے دیئے لیکن جو عام پبلک ہے جو کہ Stakeholders ہیں، جس میں ایسا کوئی مالدار طبقہ بھی

ہوگا جو Afford بھی کر سکے گا لیکن اس کی شاید اتنی Access نہ ہو کہ وہ کوئی Reliable weapon

اپنے پاس رکھ سکے، تو میری سر، اس میں یہ گزارش ہوگی گورنمنٹ سے کہ ایک قرارداد کے ذریعے، وہ

سارا مواد سر، میں ساتھ لایا ہوں، پرانا جو طریقہ کار تھا آرمز آرڈیننس میں، اس میں یہ تھا کہ انہوں نے

بور کے مطابق انکی Classification کی تھی اور پھر آج کل جو Classification ہے، انہوں نے

صرف دو نام دیئے ہیں پازمیٹولسٹ اور نیگٹیو لیسٹ اور یہ سر، اگر آپ دیکھیں شارٹ گن، اس کی ریج ٹھیک

ہے، گھر کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن شارٹ گن اگر آپ ساتھ Carry کریں اور آج کل اگر ایک آدمی پہلے

سے بیٹھا ہوا ہو تو وہ زیادہ Effective ہے، وہ تو آپ کو سنسنہلنے کا موقع بھی نہیں دے گا تو میری سر، اس

میں یہ تجویز ہے کہ 222 بوری اور 223 بوری کے حوالے سے جو معین الدین حیدر صاحب نے ماورائے

قانون ایک چٹھی کی تھی اور یہ مارچ 2000 میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ابھی بند ہیں، نہیں دیتے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ سر، بند ہیں۔ یہ سر، بند ہیں لیکن یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو صوبائی Jurisdiction میں ہماری نہیں آتے، پراونشل۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: انہوں نے یہ ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب عبدالاکبر خان: معین حیدر صاحب نے جناب سپیکر، جس طرح اسرار صاحب کہہ رہے ہیں، ایک غلط چیز، انہوں نے ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے ایک Proper Law کو Override کر دیا اور اس نے جو Prohibited اور Non prohibited کی جوسٹ تھی، اس کو Positive list اور Negative list میں Change کر کے جو اس وقت Non prohibited تھے، ان کو Prohibited بنا دیا۔

Mr Speaker: Thank you Jee, thank you.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو اس میں سر، میری یہ تجویز ہوگی گورنمنٹ سے کہ اگر وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ بشیر بلور صاحب نوٹ کر رہے ہیں، شاید رحیم داد خان بھی آگئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بالکل سر، اگر اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو مرکز کے ساتھ یہ اٹھائیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ایک ریزولوشن کی شکل میں ہم یہاں سے بھیج دیں کہ اس پہ وہ پابندی Lift کریں اور ہمیں یہ اجازت دیں کہ ہم عام لوگوں کو 222 اور 223 بور کے آرمز دے سکے۔ شکریہ

سر۔

جناب سپیکر: جی بڑی اچھی تجاویز دیں اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب نے، بہت بہت شکریہ۔ جناب

گلستان خان صاحب۔

جناب گلستان خان: دیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب، چہ تاسو پہ دے اہم موضوع باندھے ما تہ د خپلو خیالاتو د اظہار کولو موقع را کرہ، زہ ستاسو دیر زیات مشکوریمہ۔ دے نہ اول د امن و امان پہ مسئلہ باندھے زما دیر و مشرانو ورونرو، تولو د مختلفو خیالاتو اظہار او کرو او دیر بنہ بنہ تجاویز ہم پکبنے راغلل لیکن خبرہ صرف د تجاویز ورکولو پورے نہ دہ، پہ دے باندھے د عمل کولو ضرورت دے۔ چہ کلہ نہ الیکشن شوے دے او مونرو دے اسمبلی تہ

رارسیدلی یو، روزانه د امن و امان په مسئله باندے خبرے کبیری لیکن په دے  
 باندے عمل نشته۔ مونږ چه څه هم وایو، د هغے اوسه پورے ما ته خو چرته عمل  
 نه بنکاری۔ د عمل ضرورت دے، د خبرو کولو ضرورت نه دے۔ تجاویز خو ډیر  
 مختلف قسمونو سره راغلل، څوک وائی چه داسے د اوشی، څوک دا وائی لیکن  
 زه دا وایم چه په دے باندے نن مونږ ته، ټولو ته دا ذمه واری رسیږی چه په دے  
 باندے متفقه کبینو او دے باندے سوچ او کړو چه دا جر یا دا بنیاد د کوم څائے  
 نه شروع شوے دے او دا به څه رنگه سر ته رسی، دا جر به مونږ څه رنگه ختموؤ؟  
 دا د امن و امان مسئله چه کومه شروع شوے ده، په دے باندے د سوچ او د فکر  
 کولو ضرورت دے چه مونږه څه او کړو د دے د پاره؟ اوسه پورے څوک د  
 شریسندو ذکر کوی، څوک د طالبانو ذکر کوی، څوک د آرمی ذکر کوی چه  
 آرمی راغله او دا قصه ئے ختمه نه کړه، شریسندو دا او کړل، دا ئے او کړل۔ زما  
 ضلع خاصکر ټانک چه پکبڼے پرون هم د امریکے جهازونه راغلی دی او کافی  
 ټائم پورے ئے هلته لاندے پروازونه کړی دی او دا خلق ئے ویرولی دی۔ زه دا  
 وایم چه مونږ خو د طالبانو متعلق ډیرے خبرے کوؤ، د نورو خلقو متعلق ډیرے  
 خبرے کوؤ، د فوج متعلق هم خبرے کوؤ لیکن د امریکے دا جهازونه چه روزانه  
 زمونږ په علاقه کبڼے کله میزائیل وولی، کله بمباری کوی، کله رادرومی او  
 لاندے پروازونه کوی، خلق ویرویی نو په دے باندے مونږه کله هم دا سوچ  
 اونکړو چه د دے څه حل کول پکار دی، دا لار څه رنگه نیول پکار دی چه دا  
 جهازونه بند شی؟ مونږ ټول عمر په ریکویسټ تیروؤ، سوال کوؤ چه دا جهازونه  
 به مونږ په داسے سوال سره بند کړو۔ کله یو این او ته سوال کوؤ، کله چا ته سوال  
 کوؤ، کله د امریکے صدر ته سوال کوؤ چه جی ته مهربانی او کړه، دا ستاسو  
 جهازونه د نه راځی۔ زمونږ اتر چیف وئیلی وو چه مونږ سره دا قوت شته چه مونږ  
 دا جهازونه بندولے شو۔ که مونږ سره واقعی دا قوت وی چه دا جهازونه مونږ  
 بند ولے شو نو زه د دے حکومت نه داپوښتنه کول غواړم د دے هاؤس په  
 وساطت سره چه بهی دا خلق ولے نه منع کوئی؟ پکار ده چه د دے خلقو خلاف دا  
 زمونږه حکومت راجگ شی او دا جهازونه، که یو جهاز ئے چرته او غورځولو،  
 زه دا وایم چه دا خلق به بیا دا جرات اونکړی چه دلته دا جهازونه راشی۔ روزانه

مونبرہ د میزائلو شکار یو۔ (تالیاں) یو طرف تہ مونبرہ وایو چہ مونبرہ خو ایتمی قوت یو، دے ایتمی قوت باندے بہ مونبرہ خہ کوؤ، دا ایتمی قوت بہ مونبرہ تہ کلہ پکاریری؟ چہ د اندیا جہازونہ راشی، پہ ہغے باندے خو دا ٲول ملک سراپا احتجاج دے، پہ قومی اسمبلی کبنے پرے خبرے اوشوے چہ د اندیا جہازونہ راغلی دی۔ آیا دا قصہ صرف د پنجاب حدود پورے دہ؟ پنجاب کبنے خو صرف جہازونہ راغلی دی، زمونبرہ قومی اسمبلی ہم قراردادونہ پرے پاس کول، زمونبرہ صوبائی اسمبلی قراردادونہ پرے پاس کول لیکن دلته خوزما روزانہ خلاف ورزی کیری لگیا دے۔ روزانہ Basis باندے دا د امریکے جہازونہ راخی او میزائل وولی، بے گناہ خلق شہیدان کوی، پہ دے باندے خو مونبرہ تر اوسہ پورے خہ او نہ وئیل۔ دا پاکستان صرف د پنجاب حدود پورے دے، دا زمونبرہ بچی د پاکستان بچی نہ دی؟ (تالیاں) مونبرہ تہ پکار دہ چہ اول اول دا شے بند کرو چہ دا بند نہ کرو، ترخو پورے چہ مو دا بند کرے نہ وی، دا خواوس یوہ لارہ دہ او ورتہ ہموارہ مو کرہ۔ زمونبرہ آرمی لارہ، آرمی علاقہ خالی کرہ، اوس بہ د امریکے جہازونہ راخی او پہ مونبرہ باندے بہ بمباری کوی او دا بہ وائی چہ دلته خوشرپسند وو۔ دویمہ خبرہ دا دہ سپیکر صاحب، لکہ خہ رنگہ چہ اسرار خان او وئیل زمونبرہ پولیس پہ بارہ کبن، زما د ٲانک د ایس پی چہ کلہ دا پوزیشن شی چہ دے د کور نہ اووخی، دوہ موٲر سائیکلز ورتہ مخے تہ وی، دوہ گاڈی ورپسے وی، د ہغے پہ مینخ کبنے دے پہ پرائیویٲ گاڈی کبنے روان وی، ورپسے دوہ گاڈی وی نو چہ د پولیس ایس پی دا پوزیشن وی او دے پہ دور بدگوش کبنے درومی نو تاسو دا اووایی چہ د ہغہ نورو خلقو بہ خہ حال وی، دے بہ مونبرہ تہ حفاظت خہ راکوی، دے بہ زمونبرہ Protection خہ کوی؟ (تالیاں) د شرم مقام دے چہ پہ اوو باندے ئے ستارونہ لگولی وی او پچاس کسان نفری د دہ پہ حفاظت باندے لگیدلے وی، پچاس کسان نفری، ایم پی اے تہ خو چہ یو سپاہی ورکری نو ہغہ دا ورتہ وائی چہ ما سرہ د نفری کمے دے۔ ما تہ ئے وئیلے وو چہ ما سرہ د نفری کمے دے، زہ دا ستا سپاہی Withdraw کوم نو ما ورتہ اووئیل چہ بالکل ئے Withdraw کرہ، زہ دا قربانی کوم چہ زما پہ ضلع کبنے د پولیس کمے دے نو زما دا قربانی دہ چہ زما

سپاہی Withdraw کرہ لیکن ما وئیل ایس پی صاحب، دا ستا حفاظت چہ پنخوس کسان کوی لگیا دی، دا لوئے د شرم مقام نہ دے؟ پکار خودا وہ چہ تہ خو بغیر د گارڈ، بغیر د سپاہیانو خپل دفتر تہ تلے، کور تہ راتلے، بھر تلے، چرتہ گشت د کولے، چہا پہ د اچولے، زما ایس پی صاحب دا کردار نہ ادا کوی۔ نو د یوے ضلعے د ایس پی چہ دا پوزیشن وی چہ ہغہ پہ دومرہ حفاظت سرہ دفتر تہ راخی نو مونبر تہ بہ دے خہ Protection را کوی؟

جناب سپیکر: جی، آئی جی صاحب نے سن لیا۔ ملک گلستان صاحب! مختصر کریں۔

جناب گلستان خان: دویمہ خبرہ دا دہ جی چہ زما پہ دسترکت کنبے یو سیکرٹریٹ دے، یو غت بلڈنگ دے جی، پہ ہغے باندے د پیر تائم نہ فوج قبضہ کرے وہ۔ اوس د ہغہ خائے نہ فوج Withdraw شوے دے، فرنٹیئر کور راغلے دے۔ زہ دے گورنمنٹ تہ دا ریکویسٹ کومہ چہ مہربانی د اوکری زما ہغہ دسترکت سیکرٹریٹ چہ کوم دے، د فرنٹیئر کور نہ د خالی کوی چہ زما دا دسترکت آفسسز ہلتہ شفت شی او خپل کار شروع کوی۔ نوزہ یو وار بیا ہم ستاسو شکر بہ ادا کوم چہ تاسو ما تہ پہ دے اہم موضوع باندے موقع را کرہ او زما دا تجاویز دی د دے ہاؤس د پارہ چہ د خبر وخت نہ دے جی، د عمل وخت دے د عمل، عمل پکار دے۔ گورنمنٹ د مونبر تہ آرڈر کوی، مونبر ورسرہ یو۔ والسلام۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، شکریہ جی۔ یہ پاپولیشن ویلفیئر کے منسٹر سلیم خان صاحب کی طرف سے 'Seminar for Parliamentarian' کا انعقاد کیا گیا ہے تو ابھی جب اجلاس کی کارروائی ختم ہو جائے گی تو آپ سب اس میں شرکت کریں گے۔ میرے خیال میں اس میں کچھ کھانڈینا بھی ہو گا ادھر تو چائے کا وقفہ ادھر نہیں ہو گا۔ مہربانی کر کے خالی تجاویز تک رہیں کیونکہ بہت زیادہ لسٹ ہے، دودو، تین تین منٹ۔ وجیہ الزمان صاحب! دو تین منٹ سے زیادہ آپ نہیں لیں گے، کوئی صاحب بھی دو تین منٹ۔۔۔

جناب وجیہ الزمان خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پر مجھے کچھ کہنے کا موقع دیا۔ مجھ سے پہلے کافی اچھی اچھی تجاویز سامنے آچکی ہیں جن کو میں دہرانا نہیں چاہوں گا لیکن میرے اپنے ذہن کے مطابق یہ جو کچھ بھی ہمارے ملک میں ہو رہا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے شطرنج کھیلی جا رہی ہے اور ایکسٹرنل ہاتھ اس میں پوری قوم کو مہرے بنا کے شطرنج کھیل رہے ہیں اور اس کی وجوہات جو ہیں، میں ایک دفعہ ایک عالم سے بات کر رہا تھا تو میں نے ان سے کہا کہ جی یہ کیا وجہ ہے کہ

آج کل کفار اسلام پہ غالب آئے ہوئے ہیں؟ عراق میں دیکھ لیں، ایران میں دیکھ لیں، افغانستان میں دیکھ لیں، پاکستان میں دیکھ لیں، ہر جگہ جہاں مسلمان ہیں، ان کے اوپر یہ حملے ہو رہے ہیں اور ان کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے؟ تو انہوں نے بڑا Simple سا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے اوپر کفر کبھی غالب نہیں ہو سکتا جب تک کہ مسلمان صحیح مسلمان ہوں۔ جب ایمان میں کمزوری آتی ہے تو تب کفار غالب ہوتے ہیں ورنہ نہیں ہوتے۔ تقاریر جناب سپیکر، ہمیشہ سے اس ایوان میں بھی ہوتی آئی ہیں، ایوان بالا میں بھی ہوتی آئی ہیں، اس کے حوالے سے، اپنے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بھی اور بے شمار حوالوں سے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب تک Sincerity نہیں ہے، جب تک Commitment نہیں ہے، Dedication نہیں ہے تو آپ Deliver نہیں کر سکتے۔ اگر میں ایک بات کہتا ہوں اور خود اس پر عمل نہیں کرتا تو میں دوسرے سے Expect کیسے کر سکتا ہوں؟ یہاں ہم باتیں بہت اچھی کرتے ہیں لیکن آگے جا کے اعمال میں جو ذاتی مفادات آگے آتے ہیں تو وہاں پہ جا کے ہم پٹکچر ہو جاتے ہیں جو کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، آج کل اسلام کے نام پہ دہشتگردی ہو رہی ہے، اس کی جو بنیادی وجہ میرے سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں تعلیم کا فقدان ہے۔ سکولز کی بلڈنگز بنا دی جاتی ہیں، ایجوکیشن نہیں ہے، ہمارا سلیبس اسلامی نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کلاس ون سے لیکر میٹرک تک اگر آپ اتنی اچھی قرآنی تعلیمات دیں بچے کو کہ By matric اس کے پاس Ample تعلیم اسلام کی ہو تو یہ دہشتگردی کبھی عمل میں نہیں آسکتی۔ ایجوکیشن نہ ہونے کی وجہ سے، Especially ہمارے وہ دور دراز علاقے جہاں پہ لوگوں کے بچوں کو ایجوکیشن نہیں مل سکتی، بیروزگاری ہے، بھوک ہے، ایک وقت کی روٹی میسر نہیں ہے، وہاں پر جب باہر سے کوئی آدمی آتا ہے اپنے Vested interest لے کے اور وہ اسلام کی بات کرتا ہے تو چونکہ دل میں تو سب مسلمان ہیں لیکن تعلیمات نہیں ہیں تو جو اسلام کی تصویر وہ پیش کرتا ہے، وہ اس کو اسلام سمجھ کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو میری اطلاع کے مطابق دس سے بارہ ہزار وہاں پہ تنخواہ بھی ملتی ہے، اس کو اسلحہ بھی ملتا ہے، اس کو اسلام کی ایک بڑی تصویر پیش کی جاتی ہے جس پر اس کو مائل کر کے ایسی جگہ بھیج دیا جاتا ہے کہ جس میں نہ جنت کا پتہ ہے، نہ دوزخ کا پتہ اور میں سمجھتا ہوں کہ دہشتگردی جو ہے، اس کا اسلام سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ اسلام میں تو بغیر ضرورت کے آپ ایک چڑیا کو بھی نہیں مار سکتے، انسان کو مارنا تو بہت دور کی بات ہے۔ تو وہ بچے ہمارے جن کی تعلیم نہیں ہے، ان کو اسلام کی تصویر دکھا کے، غلط تصویر دکھا کے اسلام کے راستے پہ ڈال کے، ان کا



اپنا جو تجویز کردہ اسلام ہے، اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اگر ہمارے سکولوں میں تعلیم ایسی ہو جائے کہ میٹرک تک بچہ صحیح معنوں میں اسلام کی سوچ بوجھ رکھے تو وہ کبھی ایسے دہشتگردوں کے ہاتھ میں نہیں کھیل سکتا اور یہ ایک سازش ہو رہی ہے جناب سپیکر، جب سے ہمارے پاس Atomic power کی Declaration ہوئی ہے، اس کے بعد سے کفار پریشان ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ یہ ایک مضبوط قوم ہے اور جس وقت مشکل کھڑی ہوگی، یہ اس کو استعمال کرے گی۔ تو انہوں نے یہی ایشو بنا کے کہ جی چونکہ یہ دہشتگرد ہیں، یہ ان کے ہاتھ نہ چڑھ جائے، اسلئے اس کو ختم کیا جائے۔ وہ دہشتگرد انہی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور انہی کے بھینچے ہوئے ہیں اور ساری Financing ان کی ہو رہی ہے۔ آج طالبان کا نام لیا جاتا ہے، میں سمجھتا ہوں طالبان تو مسلمان ہیں، انہوں نے افغانستان میں اپنی حکومت میں اسلامی رواج کو قائم کر کے دکھایا، امن و امان کی بہترین صورت حال دکھائی ہے اور انہوں نے وہاں پہلے مثال قسم کا نظام چلا کے دکھایا ہے (تالیاں) جس سے کہ امریکہ خائف ہو اور افغانستان پہ حملہ کیا اور طالبان کو ہٹایا اور اپنے غلط ذہن رکھنے والے، ان کے ایجنڈے پر چلنے والے لوگوں کو طالبان کا نام دیکر، گھسا کر اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، دینی جماعتوں کی بات میں نہیں کرونگا، میرے بھائی جاوید عباسی صاحب نے کہا کہ دینی جماعتوں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، پانچ سال اللہ نے، میں سمجھتا ہوں کہ سب سے Longer tenure ان کو دیا، اس میں کچھ Perform نہیں ہو سکا۔ (تالیاں) اس میں گزارش یہ ہے کہ میں علماء کے خلاف نہیں ہوں، علماء کا میں ہمیشہ بڑا احترام کرتا رہا ہوں لیکن جو سیاست میں آگئے ہیں، وہ دین چھوڑ کر سیاسی ہو گئے ہیں، تو میں ان علماء سے گزارش کرتا ہوں جو کہ صحیح علماء ہیں، وہ آئیں اور اپنا کردار ادا کریں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میں آج یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس ملک میں ایک مافیاء ہے، اس مافیاء میں ہم میں سے بھی ہیں، آرمی میں سے بھی ہیں، بیوروکریسی میں سے بھی ہیں اور عوام میں سے بھی لوگ ہیں۔ عوام میں اتنے بڑے بڑے Industrialist جو سارا دن یہاں پر اپنی Hegemony چلاتے ہیں، وہ لوگ ہیں کہ جن کے پاس اتنی بہتات میں پیسہ ہے کہ جب کوئی صحیح حکومت آنا بھی چاہے تو وہ Financial crunch پیدا کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ Move نہیں کر سکتے۔ تو یہ ایک جو گھناؤنا قسم کے مافیاء کا ہاتھ ہے، جب تک ہم آپس میں ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر، سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر ایک ایجنڈے پر اتفاق نہیں کریں گے تو ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے جی۔

جناب وجیہ الزمان خان: جناب سپیکر، اس ملک میں دیکھنے میں آیا کہ سابقہ حکومت میں، گو کہ میرا تعلق 'ق' لیگ سے ہے، ججز کو Suspend کیا گیا، ان کو گرفتار بھی کیا گیا، ان کے ساتھ زیادتیاں ہوئیں، میں اس وقت بھی اس کے خلاف تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ جوڈیشری جو ہے، وہ بالکل Independent ہو اور اس میں کسی قسم کے اختلافات، اس میں Interference نہ ہو۔ جب تک ایک عام غریب آدمی اور صدر تک قانون ایک نہیں ہوگا، ہم اپنے اس ایجنڈے کو تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے، ہمیں اس پر پھر تقریریں ہی کرنی فضول ہے، باتیں ہی کرنی فضول ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ججز کو بھی بحال ہونا چاہیے (تالیاں) اور پولیس کی بات اسرار گنڈاپور صاحب نے کی، بڑا اچھا پوائنٹ اٹھایا، اس کی میں تھوڑی مزید وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ایک اور بنیادی وجہ کرپشن کی اور اس میں میں سمجھتا ہوں کہ بے سرو سامانی کی یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں Persuade کیا جاتا ہے ڈیپارٹمنٹس کو کرپشن کی طرف، اگر ہم فی الحال ڈیپارٹمنٹل فنڈ بند بھی کر دیں، کیونکہ اگر ہم بند نہیں کریں گے تو جو ڈیپارٹمنٹس کی حالت ہے، وہ اس میں ضم ہو جاتا ہے، غریب تک نہیں پہنچتا، اس کو بند کر کے پہلے ہمیں اپنے انسٹی ٹیوشنز کو پیروں پہ کھڑا کرنا چاہیے۔ پولیس سب سے Important ہے، ہم پولیس سے یہ تو Expect کرتے ہیں کہ دہشت گردوں کو روکے، ہم پولیس سے یہ تو Expect کرتے ہیں کہ وہ اپنی جان پر کھیل جائے لیکن کبھی ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اس کو تنخواہ کی ملتی ہے، آیا اس کے بچے اچھے سکول میں پڑھ سکتے ہیں؟ (تالیاں) آیا وہ اپنے گھر کی بجلی کا بل دے سکتا ہے؟ تو بنیادی ضرورت یہ ہے کہ سب سے پہلے پولیس والوں کیلئے ایک بجٹ تیار کیا جائے کہ جس میں اپنے اختیارات کے مطابق اس کو تنخواہ ملے اور اس کو ایک Respectable existence ملے اور جب اس کو Respectable existence ملے گی، تب ہم ان سے Expect کر سکتے ہیں کہ وہ Perform کرے گا۔

جناب سپیکر: بالکل جی۔

جناب وجیہ الزمان خان: اور آہستہ آہستہ اسی طرح ڈیپارٹمنٹس میں اگر بہتری لائی جائے اور جناب سپیکر، دوبارہ دہراؤں گا کہ ذاتی مفاد اور سیاسی مفاد سے بالاتر ہو کر جب تک ہم ایک ہو کر نیشنل انٹرسٹ میں نہیں سوچیں گے تو یہ تقاریر پہلے بھی ہوتی آئی ہیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہیں آسکتی۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ جی۔ محمد علی خان صاحب، محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شكريه مسٲٲر سپيڪر، چہ د ڊيرو ورخو د Sit, stand نه پس د مونڙ له نن موقع راڪر له۔ سپيڪر صاحب، زہ به د شبقدر په حواله خبره كوم چہ هلته اوس اوس آپريشن هم شوي دے او هلته دا مسئلہ د لاء ايند آردر مونڙ ته ڊيره پيښه ده۔ آپريشن خو اوشو، آرمي لا شته، مليشا هم شته، پوليس او ايف سي هم شته او سپيڪر صاحب، د هغه باوجود هم هغه بله ورخ سري راغلل او هغه خائے کنبے چہ كوم خائے کنبے پوليس او ايف سي په سوؤنو پراته ده، د هغه نه په سل گزه فاصله کنبے په يو کور ئے راڪتے اوويشتلے، گرنيد ئے پرے گزار ڪرو، ڊزے پرے اوڪرلے۔ باوجود د دومره آپريشن او د دومره فورس چہ هلته پروت دے، هلته دا حال دے شبقدر کنبے۔ مونڙه دا وايو چہ امن و امان د راشي، په دے جد و جهد کنبے هغه ٽول خلق پوليس سره، حكومت سره ملگري دي۔ يو خائے کنب هم دومره زرامن و امان نه دے راغله، سوات خوتباه شو خير، هغه به خه او وايو خو که هنگو کنبے دے، نورو خايونو کنبے دے، هلته دومره زرامن و امان نه دے راغله چہ څومره زر په شبقدر کنبے راغے۔ دا د دے و جے راغے چہ عوامو غوبنتل، د امن و امان د پاره پوليس سره، حكومت سره ئے ملگرتيا وه نو هلته هغه ماحول جوڙ شو۔ اوس هلته پوليس لگيا دے، لسٲٲونه ئے جوڙ ڪري دي۔ تههڪ ده، هغه کنبے يو لسٲٲ جوڙ شو د سپيشل برانچ، بل تهانڙو جوڙ ڪرو، اوس هغه تهانڙو والا ناست دي خپل نور نور لسٲٲونه جوڙوي، نومونه پکنبے ليڪي چہ دا فلانڪے ولد فلانڪے، ته د طالبانو ملگري يے، تا هغوي له روتئي ور ڪري وه، چائے د ور ڪري وه۔ هغوي به اوس نيسي او بيا په ايف سي آر کنبے لپري جيل ته او دا بے گناه خلق چہ د كومو د هغوي سره هڊو روزگار نه وو، هغوي نه بيا پيسے اخلي نو هغه پوليس يو ذريعه جوڙه ڪره د آمدن، هغه تهانڙے والا په خوبنه باندے خلق نيسي او پيسے ترے اخلي او پريڊي ئے۔

جناب سپيڪر: نه ستا په خيال بے گناه خلق نيسي؟ او۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: بے گناه جي، گناهڪار ما ته معلوم دي، ما هم ورته په گوته ڪري دي، هغوي پوليس ته هم معلوم دي، حكومت ته معلوم دي، ڪمشنر صاحب ته هم معلوم دي، ٽولو ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئی جی صاحب! دا اورئ، نوٹ کړئ دا پوائنٹ۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، که د پولیس په ذریعہ، د پولیس خبره وے نو پولیس هلته، تاسو خو اووئیل چه دوئ د نوٹ کړی خو هیخ هلته مونږ سره کوآپریشن نشته۔ دا کمشنر صاحب دے، ارباب شاه رخ یا زمونږ ډی سی او دے د چارسدے، هغوی لگیا دی په خپل طور کوشش کوی۔ که پولیس ته خبره وړاندے هم کړو نو هغه تها نرو کبنے جی داسے خلق لگیدلی دی، که ایس ایچ او دے، که محرر دے، که کومه عمله ده، هغه ټول هم دغه خلق دی۔ زه ډی پی او صاحب له لارم، ما وئیل چه دا کوم خلق د لگولی دی، دا بدل کړه، سم خلق راوله نو هغوی ډیر په افسوس ما ته اووئیل چه زه نه شم کولے دا کار۔ په بدمعاشی ئے نه دی وئیلی، په افسوس ئے اووئیل۔ وئیل چه دا ټول کسان چه د چا چا دی، د دوئ وینا شوے ده، دا زه نه شم خوځولے۔ که دا ته بدلول غواړے نو ته لار شه سی ایم صاحب سره خبره اوکړه۔ نو چه زمونږه هلته دا حال دے چه زمونږه هلته ایس ایچ او، محرر، ډی ایس پی، ایس ایس پی نه شی راوستلے نو بیا به هغه سوات کبنے خه امن و امان راشی؟ ټول سفارشیان راټول شوی دی او جرہ جی، یو غیر منتخب سرے دے، دلته ناست دے، د دے ټول فساد جرہ هغه دے، د ټول فساد جرہ هغه دے۔ زه دا وایم چه که دوئ وائی مونږه پولیس ته فری هینډ ورکړے دے نو فری هینډ څنگه وی؟ چه دا ایس ایچ او، محرر، ډی ایس پی، ایس پی، ټول په سفارش تر ایس ایس پی پورے، آئی جی صاحب له زه خپله دوه ځله تلے یم، یو ځل دا ملک گلستان راسره هم وو، نیمه گهنټه انتظار مو اوکړو، خلق به راتلل ملاویدل به، هغه به تلل او مونږ ناست وو۔ ملک صاحب اووئیل دا څنگه چل دے؟ ما اووئیل چه زه خو درنه ملک صاحب لارم او ته بس کبینه۔ مخکبنے د هغه نه ورغله وومه، انتظار مو اوکړو، دیکبنے هغه راوتلو، وئیل ئے چه زما میتنگ دے نو چه آئی جی پولیس یو منتخب ایم پی اے له ټائم نه ورکوی، هغوی سره نه ملاویری، د نورو، د ایس ایس پی دا حال وی نو هغه ملک کبنے به خه امن و امان راشی، خه حال به جوړوی؟ زه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دغه نه پس بیا تاسو، گلستان خان، اخوا چیمبر ته به راځئ، دا مسئله به هلته حل کوؤ جی۔ ډیره شکریه۔

جناب محمد علی خان: جی یو دوہ خبرے دی۔ یو پہ شب قدر ہسپتال کنبے او یو بی ایچ یو پیر قلعہ کنبے فورس پروت دے، پولیس پراتہ دی، دوئی تہ د اووائی چہ دا پولیس لار شی ایف سی قلعہ تہ، چہ ہلتہ لار شی دا د خہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہسپتال خالی کول غواری؟

جناب محمد علی خان: ہسپتالونہ راتہ خالی کری، دا راتہ خالی کری او سپیکر صاحب، یوہ خبرہ بلہ دہ چہ دے دغہ کنبے پولیس لہ خو حکومت لگیا دے، مونہ ہم غوارو چہ نور ہم سہولتونہ ورکری خو پولیس سرہ د امن و امان راوستو کنبے د ایف سی ہم ڊیر لوئے لاس دے نو پکار دہ چہ پولیس تہ خہ مراعات ملاویری نو فرنٹیئر کانسٹیبلری تہ ہم پکار دہ چہ ہغہ مراعات ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: تھیک خبرہ دہ۔

جناب محمد علی خان: او بلہ دا دہ سپیکر صاحب، چہ ما لس ورخے مخکنے یو کال آئینشن جمع کرے دے، لس دولس ورخے اوشولے، ہغے کنبے خو پکار دی چہ چوبیس گھنٹو کنبے، زیات نہ زیات دغہ پکار وی، دالس ورخے اوشولے زما د ہغے ہیخ پتہ اونہ لگیدہ۔

جناب سپیکر: دا بہ پہ خپل ٹائم باندے ہم راشی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ جی، دا ستاسو مشر بہ خبرہ کوی۔

جناب محمد علی خان: اصل کنبے مسئلہ دا دہ جی، سپیکر صاحب، ہغہ ہم لاء ایند آرڊر سرہ خبرہ دہ، زمونہ پہ چارسدہ کنبے ایکسیئن ناست دے پہ خپلہ خوبنہ کارونہ ورکوی، ہغے کنبے ہم مسئلہ جو ریبری د لاء ایند آرڊر، جو ریبری بہ، خا مخا بہ جو ریبری۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! تاسو کنبینی جی۔

جناب محمد علی خان: ہغہ د شب قدر ہسپتال کنبے دے، خدائے د ورسرہ بنہ اوکری، درانی صاحب پہ وخت ہلتہ خومرہ پیسے منظورے شوے دی، ہغہ تیندر شولے،

مونہر د اکرم خان درانی ډیر مشکوریو، هغه ټینډر شولے او د هغه ټینډر تاریخ په اخبار کنبے راغله دے، هغه ئے اونکرلے، بیا ئے په پټه پټه ورکړلے۔ ایک کروړ ساته لاکه روپۍ د هغوی نه رشوت واغستو، کمیشن ایډوانس او یو د تهیکیدار په اکاؤنټ کنبے ئے جمع کړی دی چه دا کار او شو نو پیسے به ایکسین ته ملاویری۔ ایکسین دومره زور آور سرے دے چه تهیکیدارانو ته وائی که څوک زما په سر شکایت کوی نو زه پیسے ورکوم، لار شی زما په سر شکایت او کړی، که افسر له ځی، ما ته څوک څه نه شی وئیلے نو زه دا وایم بشیر خان، بشیر بلور صاحب ناست دے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه Notes اخلی، ستا Notes ئے واغستل، شکریه جی۔

جناب محمد علی خان: چه دومره، دا ټینډر د کینسل شی او بیا د ټینډر اوشی هلته۔

جناب سپیکر: شکریه، محمد علی خان صاحب۔ غلام محمد صاحب، غلام محمد صاحب، مختصر جی۔ ان کا مائیک آن کریں، غلام محمد صاحب کا۔

جناب غلام محمد: بسم الله الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریه۔ میں چیختا رہا اور آپ مجھے ٹائم نہیں دے رہے تھے لیکن دیر آید درست آید۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس معزز ایوان کے سامنے مجھے امن وامان پہ بات کرنے کا موقع دیا، بولنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، اس وقت جنوبی ایشیاء کا خطہ عدم استحکام کا شکار ہے، وطن عزیز پاکستان اور ہمسایہ ملک، افغانستان عدم استحکام کے شکار ہیں اور دہشتگرد پھیلے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ان دہشتگردوں کی وجہ سے ہمارے صوبہ سرحد کو، ہمارے اس غریب صوبے کو اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے تو اب ضرورت اس بات کی ہے کہ صوبہ سرحد کے عوام کیلئے جناب سپیکر، ایک اس قسم کا اہتمام کیا جائے تاکہ ہم دہشتگردی سے پاک ہو جائیں۔ جناب سپیکر، میرا حلقہ چترال جو اب تک دہشتگردی کی لپیٹ میں نہیں آیا ہے، تاہم وہاں دہشتگردی کا خطرہ ضرور موجود ہے۔ جناب سپیکر، میں اس حوالے سے چند تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ دہشت گردی جو اس وقت ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہے، حکومت کی کارکردگی کی راہ میں حائل ہے، جمہوریت کو بھی اس سے خطرات لاحق ہیں اور سرمایہ کاری کی فضاء بھی اس سے متاثر ہو رہی ہے، اسلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ صوبائی حکومت اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔ جناب سپیکر، ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ فوجی آپریشن کی پالیسی کامیاب نہیں ہوئی، اس کی جگہ اگر صوبائی حکومت صوبائی پولیس کو کوئی اس قسم کے مراعات دے دے جس طرح

دوسرے صوبوں میں دیئے جا رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ کچھ حد تک ٹھیک ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف یہ عدالتیں جو قائم ہیں ہماری، تو کوئی سرسری، Speedy trail کی عدالتیں قائم ہو جائیں تاکہ دہشتگرد جو دہشتگردی پھیلا رہے ہیں تو ان کو یہ پتہ چلے کہ ابھی Speedy trails ہو رہے ہیں اور دو تین مہینے کے اندر ہمارے خلاف بات ہونی ہے تاکہ ان کو عبرت ناک سزا ہو جائے۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ شورش زدہ علاقوں میں جو ترقیاتی پیکج دیا گیا ہے، میں یہی چاہتا ہوں کہ پر امن علاقوں میں بھی اس قسم کے ترقیاتی پیکج کا اعلان کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ، جی۔

جناب غلام محمد: تاکہ اس ترقیاتی پیکج کی وجہ سے، ترقیاتی سرگرمیوں کی وجہ سے اور علاقے کے لوگوں کے بھی مفاد ہوں اور لوگ اس میں مشغول رہے۔ جناب والا، میں آخر میں یہ کہوں گا، اس ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ 2008 اور 2009 کی اے ڈی پی سکیموں میں سست رفتاری، اس کی وجہ انتظامی اصلاحات، ڈپٹی کمشنر اور اسٹنٹ کمشنر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں تیزی لائی جائے۔ شکر یہ جی۔

جناب غلام محمد: اسٹنٹ کمشنروں کی تقرری جلد بحال کی جائے تاکہ یہ مسائل جلدی حل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: وہ سسٹم آ رہا ہے۔ تھینک یو، جی۔

جناب غلام محمد: اس کے علاوہ جناب والا، میں اپنے علاقے کے ایک دو مسائل بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر: نہیں، نہیں، مسائل کا وقت نہیں ہے، یہ لاء اینڈ آرڈر کا سیشن تھا، بس اس پہ، مسائل ختم ہو گئے ہیں۔

جناب غلام محمد: جناب والا، ایک منٹ۔ جناب والا، ایک منٹ، یہ جو لواری ٹاپ بند ہو چکا ہے تو ہماری آمد و رفت بالکل بند ہو چکی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ لواری ٹاپ بند ہو کر قریباً دو مہینے، ایک مہینے کا عرصہ گزر گیا لیکن ہماری حکومت نے اس پر کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی حالانکہ میں ایک دفعہ آپ کے پاس بھی آیا اور آپ کو بھی میں نے ریکویسٹ کی لیکن آپ نے بھی کچھ نہیں کیا۔ دوسری سر، اب میں ایک دوسرے اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور دوسری طرف بھی امن وامان کا مسئلہ ہے نا۔

جناب غلام محمد: نہیں، نہیں، آپ کی توجہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: ایک منٹ، سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب غلام محمد: ایک منٹ، سر۔ ایک منٹ، سر۔۔۔۔۔

حاجی شیرا عظیم خان وزیر (وزیر محنت): جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شیرا عظیم وزیر صاحب! آپ کیا بولنا چاہتے ہیں؟ شیرا عظیم وزیر صاحب، آپ تو وزیر صاحب

ہیں، آپ کیا بولنا چاہتے ہیں جی؟ جی بسم اللہ، شیرا عظیم وزیر صاحب۔

وزیر محنت: جناب منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

(تالیاں / قہقہے)

آوازیں: سپیکر صاحب۔

وزیر محنت: سپیکر صاحب، ہم بھی اس علاقے کے ہیں، ہم بھی صوبہ سرحد کے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کس کو سنانا چاہتے ہیں؟

وزیر محنت: منسٹر ہوں تو کیا ہوا؟ آخر کار ہم کو بھی حق ہے کچھ بولنے کا کیونکہ ہر ایک بات سے ہم متعلق ہیں۔

جو بھی آنریبل ممبر اس ہاؤس میں بولے، وہ ہم سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: آپ تو قوم سے بھی وزیر ہیں اور ویسے بھی وزیر ہیں۔

وزیر محنت: تو ابھی آپ مہربانی کریں، میں نے دو تین دن سے عرض کی تھی، آپ کا بہت شکریہ، بہت بہت

مہربانی۔ میری صرف عرض یہ ہے کہ اس ہاؤس میں For the first time بڑی Encouraging

statements آئیں۔ سکندر خان نے بھی بڑا اچھا بیان دیا لاء اینڈ آرڈر پر اور خاصکر نکتہ اور کرنی، آنریبل

ممبر ہمارے اس ہاؤس کی، نے تو انتہائی Encouraging statement دی ہے جس کا میں بہت مشکور

ہوں اور ہاؤس سب ان کی مشکور ہے کیونکہ انہوں نے سچہتی کے متعلق جو باتیں کی ہیں، یہ حقیقت ہے کہ

اگر ہم سب ایک نہ ہوں تو بات بنتی نہیں ہے۔ اس ہاؤس میں سر، لوگوں نے بہت سی باتیں ڈسکس کی ہیں

لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے، میرا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت تھا، اگر ایک بھی Kidnap ہو جاتا

تو روڈ بند ہو جاتیں، واقعات Abnormal ہو جاتے، حالات بڑے خراب ہو جاتے تھے، آج کل جو

Surrounding ہے، جو Prevailing situations ہیں، آنریبل ممبرز سب کو پتہ ہے، اسلئے وہ



انتہائی کو آپریشن کرتے ہیں اور یہ ایک اچھی علامت ہے۔ یہ کونسی حکومت ہوگی کہ وہ یہ نہ چاہے کہ حالات ٹھیک ہوں؟ اس حکومت نے تو پاور میں آتے ہی حلف کے بعد سب سے پہلے دوسرے تیسرے دن مذاکرات شروع کئے اور آج تک اس کوشش میں ہے کہ حالات نارمل ہوں، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن ٹھیک ہو، مذاکرات کا کامیاب ہونا یا نہ ہونا علیحدہ ایک بات ہے اپنی جگہ۔ کبھی مذاکرات کامیاب ہوتے ہیں، کبھی نہیں ہوتے ہیں، کچھ Percentage، میرا مطلب یہ ہے کہ Given situation میں اس حکومت نے جو کچھ کیا ہے انشاء اللہ کوئی دوسری، کوئی بھی حکومت ہوتی تو یہی کچھ کرتی، یہ ہر ایک کو پتہ ہے لیکن جہاں تک آئین بل ممبرز جو کو آپریشن کر رہے ہیں، ان کا میں بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، خاص کر جو مشورے دے رہے ہیں، ان کے متعلق میری عرض ہے کہ سارے ایڈوائس دیں گورنمنٹ کو، انشاء اللہ گورنمنٹ اس کے ساتھ بیٹھے گی، غور کرے گی اور ہم اس کیلئے شکر گزار بھی ہونگے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر محنت: اچھا، نہ اب۔۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر محنت: نہ داسے نہ دہ، مطلب خبرے تہ مے ولے نہ پریر دے، سپیکر صاحب؟ مہربانی او کرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ پینتو کبنے یو دوہ خبرے او کرہ خوزر زرا او کرہ۔

وزیر محنت: زما، نہ، گورہ عرض دا دے، دلته سردار اسرار خان خبرہ او کرہ، ڊیرہ قیمتی خبرہ ئے او کرہ، زہ دا وایم چہ Being Minister پہ کینت کبنے ہم ما دا وئیلی دی، دا د سردار صاحب پہ نوٹس کبنے راولم چہ اسلحہ لائسنس پرمت، دا نن سبا چہ فرض کرہ پولیس مجبورہ دے، پولیس ڊیرے قربانی کیری دی، ڊیرے زیاتے، دے نہ مخکبنے د پولیس نہ د ہر چا نفرت وو، پولیس دومرہ قربانی او کرے چہ نن پولیس خلقو باندے گران شو، اوس د پولیس دا مہربانی او کیری ڊیر احتیاط سرہ، مونر دا وئیلی دی کینت میتنگ کبنے چہ پولیس بہ ڊیر احتیاط کوی، داسے قدم بہ چرتہ نہ اخلی چہ د هغوی د بدنامی سبب جوړ شی۔  
So for the question of Sardar Gandapur is concerned that is acknowledged اور میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں۔ میں اپنی کینٹ اور پولیس سے بھی عرض کرتا

ہوں کہ آپ اگر کئی مروت والا آدمی ڈیرہ اسماعیل خان بھیج دے اور لاپچی والا آدمی بنوں میں آئے، اب وہ سب ایس اتچ اوز جو ہمارے ہیں، پولیس انسپکٹرز ہیں، ڈی ایس پی لیول تک، یہ ڈیرہ اسماعیل خان سے آئے ہیں، ادھر بنوں میں وہ Strangers ہیں، ان کو پتہ نہیں چلتا ہے کہ Who is who? This is why پر اہلم بن رہا ہے۔ ابھی میں Narrate نہیں کرنا چاہتا، ایک تو آپ ٹائم نہیں دے رہے ہیں اور دوسرا ہر ایک جلدی میں ہے۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ پالیسی Good faith میں پولیس نے، آئی جی پی نے کی ہوگی، آئی جی پی صاحب نے یا ڈی آئی جی نے یہ Good faith میں فیصلہ کیا ہے لیکن اس کے نتائج ٹھیک نہیں ہیں، Because we are the spot man and we can better judge, this is why?

جناب سپیکر: اچھے نتائج نہیں نکل رہے ہیں آپ کے خیال میں؟

وزیر محنت: ہاں، یہ Undo ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محنت: دوسری میری عرض یہ ہے کہ یہ ہمارے جو، خواہ اپوزیشن، نچرز کے ہوں، خواہ ٹریڈیونچرز کے ہوں، سب جتنے بھی آزیبل ممبرز ہیں اسی ہاؤس کے، ہمارا Cause common ہے، جب ہمارا Cause Common ہے تو کسی جھگڑے کا سوال نہیں ہے، لہذا ہم کو مل بیٹھ کے یہی ماحول آگے لے جانا ہو گا اور انشاء اللہ اس کے نتائج ضرور Fruitful ہونگے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ جی، شکریہ جی۔ شہرا عظیم خان وزیر صاحب! وہ۔۔۔۔۔

وزیر محنت: انشاء اللہ۔ سپیکر صاحب، میری تقریر ختم نہیں ہے تو انشاء اللہ آپ اگر کل کہیں تو ٹھیک ہے میں پھر کل بات کروں گا تفصیل سے۔

جناب سپیکر: کر لیں، آپ کا اپنا ہاؤس ہے، جب دوسرا سیشن ہو گا تو پورا بولیں۔

Minister for Labour: Okay. Thank you very much. Thank you very much.

جناب سپیکر: جی۔ جناب اکرم خان درانی صاحب، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، ستاسو ڈیرہ مننہ۔ ہر شہ نہ اول خوبہ زہ خصوصاً ستاسو شکریہ ادا کوم، چونکہ دا اجلاس گورنمنٹ راغوبنتلے وو او کلہ چہ مونر۔ د گورنمنٹ ایجنڈا او کتلہ نو پہ ہغے

کبنے د لاء اینډ آرډر، بیا مونږ ستاسو چیمبر ته د اپوزیشن پارلیمانی لیډرز درغلو او تاسو ته مونږ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب وزراء صاحبان! ذرا اس طرف توجہ دیں۔ شیراعظم خان! اس طرف ذرا توجہ دیں۔

قائد حزب اختلاف: دا گزارش او کړو چه تاسو مهربانی او کړئ د دے هر څه، که هغه دیویمپنټل دی، که دلته زمونږ معیشت دے، د دے ټول دار و مدار چه دے، هغه په لاء اینډ آرډر باندے دے۔ که چرته په دے صوبه کبنے لاء اینډ آرډر مسئله تهیک وی نو ستاسو سکولونه به هم جوړیږی، ستاسو روډز به هم جوړیږی، ستاسو کارخانه به هم چلیږی او ستاسو هر څه چه دی، هغه به په بنه انداز باندے وی نو مونږ ستاسو شکریه ادا کوؤ چه خصوصاً دا ستاسو په وینا باندے شامل شو۔ چونکه دلته ډیرے زیاتے خبرے اوشوے او پرون هم ځنې د گورنمنټ ذمه دار و خلقو د هغه ځائے نه خبره شروع کړه چه د کوم ځائے نه نشاندهی کیږی چه دا نقصان بنیاد جوړ شوے دے، اوس که هغه باندے زه خبره اونکر مه نوزما د پارټی پالیسی، زما د مشرانو سوچ، د هغوی حکمت عملی چه زه د چا لاندے، د هغوی پالیسی یا د یو پارټی د منشور لاندے ما خو خپل ځان سپارلے دے، که هغه زه دلته بیان نه کړمه، بیا به دا یو خیانت غوندے وی۔ دلته خبره اوشوه چه کله په افغانستان کبنے حکومت بدل شو، ظاهر شاه وو، د هغه نه بعد سردار داؤد راغے، د هغه نه بعد وروستو نور ډیر گنډ کسان راغلل۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

قائد حزب اختلاف: راغونډوم ئے، نو چرته هم د پاکستان حکومت، د پاکستان عوام، مذهبی اکابرین او د پاکستان آرمی دا نه وو غوښتی چه مونږ په افغانستان کبنے داسے مداخلت او کړو ځکه دا د افغانستان د خپلو خلقو خپله خوبنه ده که هغوی د ظاهر شاه حکومت غواړی، که هغوی هلته د سردار داؤد حکومت غواړی او که هلته د بل چا حکومت غواړی، دا د هغوی خپله خوبنه ده خو چه کله روس هلته مداخلت او کړو او هغه راغلو او دا څه ورومبے ځل نه وو، روس بتدریج چه څومره اسلامی ریاستونه وو، د وخت سره سره یو طاقتور ملک وو نو هغه به راتلو او یو اسلامی ریاست به ئے په خپل حکومت کبنے گډلو او آخری خطر ده دا پېښه شوه چه که چرته روس افغانستان باندے هم قبضه او کړی نو

چه څنگه په رفتار راغلي دے ، هم په دے رفتار به آخريوه ورځ په پاکستان کښے هم دوئ مداخلت کوي نو د هغے د وجے نه بيا د دے ملک عوام، د دے ملک فوج، د دے ملک حکومت د دے طرف نه د هغوي سره تعاون شروع کړو۔ مونږ په هغه وخت کښے هم دا خبره کړے وه چه که روس راغلي دے په افغانستان کښے ، مونږ دوئ ته جابر وايو، مونږ دوئ ته ډکټيټر وايو، دوئ ته ظالم وايو او غلط شوي دي چه دے راځي او په افغانستان کښے يو خپل حکومت دے ، په هغے کښے مداخلت کوي۔ پاليسي زمونږ بدله نه ده، چه کله بيا هم د پاکستان د عوامو د خواهش، د پاکستان د فوج په تعاون، د سياسي ليډر شپ په تعاون په افغانستان کښے د طالبانو حکومت راغے نو هلته بيا داسے يو حکومت راغے چه هغوي په دوه څيزونو باندے چه يو په منشيآتو، په افيون او بل په اسلحه باندے کنټرول او کړو او نن بين الاقوامي دنيا که چرته امريکه ده، که چرته برطانيه ده، که چرته فرانس دے او که چرته طاقتور ملکونه دي، هغه نن د دوه څيزونو نه په لږزان دي، يو دي منشيآت چه هغه هلته ټوټل نظام تباہ کوي او دويم ده اسلحه چه د هغے د لاسه نن مونږ وايو چه په هر کور کښے کلاشنکوف دے ، دا دوه څيزونه ئے ختم کړل او چه څنگه دلته زمونږ بل ملگري او وييل چه کله امريکه ته پته اولگيده چه دلته په منشيآتو باندے هم کنټرول راغے ، د لاء اينډ آرډر مسئله هم تهپيک شوه، د چا سره چاقو هم نه وو او د دے پيښور د تجارت خلق به تلل او افغانستان ته به ئے په سر باندے صندوق اغستے وو او په هغے کښے به نوټونه وو، هلته به ئے تجارت کولو او راتلل به۔ په لاره کښے هيڅ قسم داسے تکليف نه وو او د پاکستان او زمونږ د صوبه سرحد خصوصاً تجارت چه وو، په هغے کښے ډيره اضافه اوشوله۔ د دے خطر د وجے نه د 'نائن اليون' واقعه اوشوه او چه کله د 'نائن اليون' واقعه اوشوه نو ډائريکټ الزام په افغانستان راغے۔ تر نن پورے هغه حقائق په دنيا کښے چرته نه دي راغلي چه دوئ خپل رپورټ پيش کړي چه آيا د 'نائن اليون' په واقعه کښے چه کوم کسان ملوث وو، هغه د کوم ملک سره تعلق لري؟ آيا زه د دے معززيان په ذريعه دا ټپوس کولے شمه چه هغه لس کسان وو، پينځه وو، څومره وو؟ په هغے کښے چرته د مدرسے طالب وو؟ هغه خو هغه اعليٰ تعليم يافته خلق وو چه هغوي په

ڊيرو بنه يونيورسٽيانو ڪنٺي سبق وٺيلے وو، هغه بنه ڪواليفائيڊ خلق وو خو په دے بنياد باندے راغلل او بيا ئے په افغانستان باندے حملہ او ڪرہ او چه په افغانستان ئے حملہ او ڪرہ، چه څنگه مونڙ دا وٺيلي وو چه روس جابر دے، هغه ظالم دے، هغه ڊڪٽيٽر دے، هغه د اسلام خلاف دے، زما د مشرانو، زما نن هم هغه پاليسي ده او مونڙ نن په فلور باندے وايو چه امريڪه ڊڪٽيٽر ده، هغه ظالمه ده، هغه جابر ده او هغه مونڙ نه غواڙو چه په افغانستان ڪنٺي وي۔ (ٽالیاں)

که پرون مونڙ دا غوبنتل چه د روس فوج د د افغانستان نه اوځي، نن هم د پاڪستان بچے بچے دا غواڙي، د افغانستان بچے بچے دا غواڙي چه دا افغانيان د په خپل مينځ ڪنٺي پخپله باندے پريڙدي، که چرته ڪرڙي صاحب باختياره وي، عوام د هغوي سره وي نو مونڙ د ڪرڙي صاحب حڪومت ته سلام ڪوڙ، که چرته عوام د هغوي سره نه وي، آزادانه اليڪشن د اوشي۔ حل د ٽوپڪ، د توپے، د جهاز، د طاقت په ذريعه نه دے۔ هر چرته مونڙ جمهوريت غواڙو او مونڙ په افغانستان ڪنٺي هم جمهوريت غواڙو۔ چه هغه يو قوت چه امريڪه ځان ته وائي چه زه يو جمهوري قوت يم او چه ڪله په عراق ڪنٺي د وئي دا مثال ورڪوي چه صدام ڊڪٽيٽر دے او مونڙ نن فخر ڪوڙ چه يو ڊڪٽيٽر لرے ڪرو نو نن خود دے د ڊڪٽيٽر په ڄاڻے افغانستان ته راغلي دے، هغلتنه ناست دے راتہ۔ نو زمونڙ پاليسي واضحه ده انشاء الله، مونڙ نن هم د امريڪے خلاف يو او په هغه وخت د روس خلاف وو او که چرته يو طاقتور ملڪ په بل ملڪ ڪنٺي مداخلت ڪوي، نن انڊيا هم بهانے لٽوي، واقعه اوشوه، ثبوت نشته، الزام په پاڪستان لگوي چه دا د پاڪستان خلق راغلي دي، او مونڙ د هغوي هم مذمت ڪوڙ۔ اوس راڻو دلته چه دا هور زمونڙ ڪور ته راغے، دا تڪليف زمونڙ په ڪور ڪنٺي دے۔ د حڪومت دا ذمه داري وي، ڪمزوريانے وي په هر حڪومت ڪنٺي، دا نه وي چه ڪمزوري نه وي، ناپوهي هم وي او ورسره ورسره پوهه هم وي خود حڪومت ذمه داري ڇه ده؟ دا په هر حڪومت ڪنٺي وي، ڪمزوري، ناپوهي، سستي، غلطي انسان نه ڪيري، دا داسے نه وي چه مونڙ ٽول فرشته يواو مونڙ په چا باندے دا الزام اولگوڙ چه ته به غلطيانے ڪوے او زه به ئے نه ڪوم خو که تاسو دا اته مياشته حڪومت اوگورئ، تاسو پخپله اخبار اوگورئ، تاسو تي وي اوگورئ، ستاسو د

دے عوامونہ راغلی خلق دی، زما خیال دے دے دے خلقو نہ شوک خبر خلق شتہ، دا چہ روزانہ خپل کور تہ عی، د دوی پہ کورونو باندے ہزار، پانچ سو، دا خلق ناست وی، دے خلقو تہ د حجرے آداب معلوم دی، پہ حجرہ کنبے ناست وی، دا توتل خبرے ورتہ راغی چہ مونر پہ دے اتہ میاشتو کنبے پہ کوم خائے کنبے ولا پر یو، آیا دلته زمونر صوبائی حکومت پہ کوم شی باندے قابو حاصل کرے دے؟ مونر ڍیر خوشحالہ وو چہ پہ سوات کنبے معاہدہ اوشولہ، ما د اسمبلی پہ فلور باندے دلته دا خبرہ کرے وہ چہ دا ڍیر نازک وخت دے، پہ دیکنبے مونر تہ پکار دی چہ مونر یو شو، پہ دیکنبے پکار دی چہ مونر داسے طریقہ کار اختیار کرو چہ دے حالاتو مقابلہ او کرو او سپیکر صاحب، تاسو تہ معلومہ دہ، بشیر خان تہ معلومہ دہ، رحیم داد خان تہ معلومہ دہ، چیف منسٹر صاحب نشتہ، زما بہ ڍیر پہ ادب سرہ دا درخواست وی، خواست کوؤ چہ د تولو ممبرانو خبرے چیف منسٹر صاحب پخپلہ اوریدلے وے، دا تولے خبرے ہغہ نوبت کرے وے عکھ چہ نن مونر تہ سکول بہ تہ پستہ جو روے، چہ تہ دے قابل شے چہ ہغلته سکول تہ تہ خبنتے خواوے شے۔ تہ روڈ پستہ جو روے چہ میتنگ کوے، چہ ہغہ خبنتے خو پہ روڈ باندے روانے وے۔ خوبیا ہم زمونر ذمہ دار سینیئر وزراء ہم شتہ، د گورنمنٹ نور کسان ہم شتہ، زمونر د دوی نہ دا امید دے نو پہ ہغہ وخت کنبے مونر دوی تہ دا خواست کرے وو چہ کہ چرتہ تاسو غواړئ، دا اپوزیشن او حکومت چہ دی، دا د گاډی دوہ پایے دی، دا چہ پہ یو خائے باندے روانے وی نو ہغلته ہغہ حالات درست وی او مونرہ پہ دے بنیاد باندے ہم نہ کول، گواہان پہ دے باندے دا تول پریس ہم دے خو پہ دے بنیاد باندے چہ کلہ دا کار مخے تہ راغے نو کیدے شی چہ زمونر د حکومت دا پہ زہ کنبے راغلی وی چہ دا کار دومرہ آسان دے چہ دا مونر پہ خان باندے کولے شو، بل چا تہ تکلیف ہم نہ ورکوؤ او چہ دا تول کریدت مونر واخلو۔ مونر د دوی پہ کریدت باندے خوشحالپرو، مونر د دوی پہ کار باندے خوشحالپرو۔ کہ دوی دا کار د اپوزیشن او د خپلو ممبرانو نہ علاوہ، دلته د سوات ورونرہ ناست دی، مونر او تاسو تول پبنتانہ یو، د دہ پہ کور تکلیف زہ پہ خپل کور باندے تکلیف گنرم، د دہ پہ ورور باندے چہ تکلیف وی، ہغہ زما خپل ورور دے، د دہ پہ خاندان باندے تکلیف

زما خاندان باندے تکلیف دے، دا پہ تولو پینتنو باندے تکلیف دے خو ڍیر پہ ادب سره جی، د سوات معاہدہ اوشولہ، دریم فریق نشته چہ مونږ ته دا پتہ اولکی چہ غلط څوک دے؟ کہ چرتہ پہ دے معاہدہ کنبے اپوزیشن ہم خبر وے، پہ دیکنبے سیاسی پارټیانے چہ څومره پہ سوات کنبے دی، کہ هغه مسلم لیگ (ن) دے، کہ هغه پیپلز پارټی (شیر پاؤ) ده، کہ هغه جمیعت علمائے اسلام دے، کہ هغه جماعت اسلامی ده او دا ټول خلق راغبنتے شومے وے چہ مونږ داسے یو ایگریمنٹ کوؤ، تاسو هم د دے خاورے خلق یئ، تاسو هم د دے کار سره تعلق لری نو زما خیال دے داسے به څوک وی په دے صوبه کنبے چہ دا نه غواری چہ زما په کور باندے هور لگیدلے دے، دا د مر شی؟ دا خو زه وایم چہ د سره مسلمان به هم نه وی، د ده به ایمان هم نه وی، د ده په زره کنبے به ترس هم نه وی، د ده په کور کنبے به خپله زنانہ هم نه وی، د ده به چرتہ خپل بچی هم نه وی چہ دے د هور په مر کولو کنبے کوشش نه کوی او د هور په لگولو کنبے کوشش کوی خو ڍیر په ادب سره چہ په هغه باندے عمل اونشو۔ معاہدہ اوشولہ، معاہدہ ماتہ شوه، هغوی وائی چہ گورنمنٹ ماتہ کرے ده، گورنمنٹ وائی چہ هغوی ماتہ کرے ده، هغه تن، فریق په مینخ کنبے نشته چہ دا چا ماتہ کرے ده؟ خو مونږ بیا هم وایو دلته د هغه کور سرے چہ هغه د زره نه به، زه خپله خبریمه چہ د دومره تکلیف باوجود هغه په ایوان کنبے پاخی چہ مونږ امن غوارو، زما دا تیر شومے تکلیف خود دے خو زه خپل قوم، خپل خاندان د راتلونکی تکلیف نه د بچ کولو د پارہ د امن خبره کوم، زه د مذاکراتو خبره کوم، زه د جنگ خبره نه کومه او بیا مونږ دلته چہ خبره کوؤ، ڍیره په ادب سره، دا د پینتنو صوبه ده او د پینتنو صوبه کنبے ڍیر غریب، کمزورے پینتون چہ وی خو هغه ته خپل عزت د ڍیر بختور سړی نه ڍیر غټ بنکاری۔ ڍیر غریب به وی، هغه به هلته گډے سروی خود کلی د ملک نه به ده ته د خپلے تور سرے عزت ڍیر ورگران وی نو بیا دلته چہ د حکومت د د طرف نه اخباری بیان گورو نو بیا عجیبه غوندے خبره راخی، وائی چہ ټوپک او غورځوه بیا به زه خبره درسره کومه۔ پینتون سړی ته د که دا او وئیل چہ ته ټوپک او غورځوه بیا به زه خبره درسره کوم، دے به درته وائی چہ یو ځل مے دا سر لرے کره، بیا به پسته کنبینو چہ زما سر نه وی نو بیا به ته زما سترگے

گورے چہ تا تہ تیتے دی او کہ پاس دی؟ نو زہ ن حکومت نہ دا مطالبہ کومہ، مونرہ خواوس ہم دا غوارو، تولہاؤس دا غواری، اپوزیشن ہم دا غواری، حکومت ہم دا غواری چہ دا د طاقت پہ ذریعہ باندے نہ، دا د زور پہ بنیاد باندے نہ، دا د توپک د نالے پہ بنیاد باندے نہ، دا د توپے پہ بنیاد باندے نہ، دا د کارتوس د گولے پہ بنیاد باندے نہ، دغہ خبرہ د پہ دلیل باندے حل شی، دا د پہ خورہ ژبہ باندے حل شی، دا د پبنتنو پہ ہغہ جرگہ باندے حل شی چہ چرتہ بہ زمونرہ سپین سری مشران پہ حجرو کبے ناست وواو بیا بہ ہغہ تولے عدالتی فیصلے چہ کلہ راغلی نو ہغوی بہ ہغے نہ بعد ہم کوشش کولو چہ مونرہ دا تولہ خبرہ د جرگے پہ ذریعہ باندے حل کرو۔ دلته بہ سپریم کورٹ تا تہ خپل جائیداد درکری، ہائیکوٹ بہ ئے درکری خو تہ پہ کلی کبے خپل جائیداد تہ نہ شے ورتلے چہ خوپورے پبنتنو جرگہ نہ وی پرے کرے۔ آخری د ہغہ تولے خبرے منبع چہ دہ، ہغہ جرگہ دہ۔ اوس پہ لاء ایند آرڈر باندے خبرہ کوؤ دلته او دا مے ایمان دے، زہ د چا د پارہ نہ کوم چہ د چا عزت نفس تہ نقصان اورسی، کہ مونرہ خپلو کبے دیوبل د عزت، د حیا فرق یا خیال اونہ ساتو نو بیا مطلب دا دے چہ چا تہ دوہ کوتے نیسے نو درے بہ تا تہ راخی۔ زہ د دے د پارہ نہ وایم چہ دا حکومت ناکام دے، زہ دوئی تہ پہ دے طعنہ ورکومہ خوتاسو او گورئی جی پہ دے موجودہ حکومت کبے تاسو پیسنور بنار تہ اوخی، ہغہ بینرے او گورئی، دے روڈونو باندے تاسو اوگرخی او ہغہ تورے بینرے او گورئی چہ پہ ہغے باندے ئے خہ لیکلی دی؟ پروں زہ ہم تلے یمہ، بشیر بلور صاحب ہم تلے دے اوروزانہ خی، ہرہ وروخ، ہرہ شپہ، ہرہ گھنتہ، ہر منت کبے د دے خاورے د پیسنور دا خلق، ہغہ عزت دارہ خلق او چتیری د بازار نہ، د خپل کور د مخے نہ، د خپلے حجرے نہ او چہ نن دا پتہ وی چہ د دے سری پہ کور کبے مال دے، ہغہ چرتہ بھر نہ شی وتے، کارخانے بندے شوی، کارخانہ دار خپلے کارخانے تہ نہ شی تلے، تاجر پہ کور کبے ناست وی، خپل دکان تہ نہ شی تلے۔ داسے حالات راغلی دی چہ د دے گلونو د خاورے نہ، د دے بنکلے خاورے نہ چہ پہ تول پاکستان، صوبہ سرحد بیا خصوصاً زمونرہ ہزارہ، ملاکنڈ چہ دیورپ پہ مقابلہ کبے دے، زما د ہغہ خاورے نہ سرے خی او ہغہ پنجاب کبے کور اخلی چہ ہلتہ نہ اونہ



شتہ، ہلتہ نہ بوتی شتہ او ہلتہ ہیخ نشتہ دے، نو د دے د پارہ کہ تاسو او گورئ، حکومت، ما چرتہ ہم دا نہ دی اوریدلی چہ دوئ وائی چہ ہر خہ تھیک دی خو چہ دوئ وائی چہ خومرہ تھیک دی، زہ د یو ورور پہ حیثیت دوئ تہ وایم چہ دا ستاسو چہ خومرہ خیال دے چہ تھیک دی، د دے نہ زیات خراب دی، زیات تھیک کول پکار دی، زیات سوچ پکار دے، زیات فکر پکار دے۔ اوس پہ دوہ بنیادونو کہ او گورئ نو دلته بجلی نشتہ، ما تہ پرون ہم د بنوں د یونیورسٹی ستوڈنٹانو تیلیفون او کرو چہ زمونر امتحان دے، چوبیس گھنٹے شپہ او ورخ دہ او زما پہ ضلع باندے بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ دے، یونیورسٹی کبنے پیپرے نہ شی ورکولے، ہلکان ئے بھر ویستے دی، بھر امتحان ورکوی۔ پینور کبنے بجلی نشتہ، پہ پورہ صوبہ سرحد کبنے نشتہ او کہ خوک پہ دے حیات آباد کبنے اوسی، زہ ہم سحر چہ ووم، چا پہ کور کبنے ناشتہ نہ شوہ تیارولے۔ پہ حیات آباد کبنے پہ یو کور کبنے دومرہ گیس نہ وو چہ میلہ تہ ئے پرے یو کپ چائے تیارہ کرے وے۔ گیس نشتہ دے او دا ورو جی دا حال دے، نن ما خیل د بنوں دی سی او ملاؤ کرو، پہ سات سو روپی بیس کلو تھیلہ زما پہ ضلع کبن وہ۔ اوس یو غریب سرے دے چہ د ہغہ پہ کور کبنے دومرہ بجی دی خو د ہغہ صرف سل روپی ورخ دھیاری دہ یا دوہ سوہ، ہغہ بہ دا تھیلہ چہ پہ سات سو اخلی، ہغہ بہ دوئی چرتہ اخلی، ہغہ پہ ہغے باندے بہ بل خہ اخلی؟ نو مونر دا غوارو چہ فوری طور، ما تاسو تہ مخکبنے ہم گزارش کرے وو چہ دا خہ خبرہ دہ، بجلی پیدا کوؤ مونرہ، پہ پنجاب کبنے ہغہ لوڈ شیڈنگ دومرہ نشتہ، پہ اسلام آباد کبنے نشتہ او زمونر پہ صوبہ سرحد باندے ہغہ شان لوڈ شیڈنگ دے چہ خلق بالکل دے خائے تہ رسیدلی دی چہ د کورونو نہ تبنتی؟ نو تاسو تہ ما مخکبنے ہم گزارش کرے وو چہ تاسو چیف راوغوارئ او ستاسو چہ کلہ چیف راوغوبنتو او زما دا قدرمند د ورسرہ کبنینول، د دے قدرمندو ڈیرے مسئلے حل شوے۔ کہ چرتہ ما تہ ہم دا مسئلہ وہ او دوئ بہ روزانہ دا کول، بیا ما چیف راوغوبنتو، زہ خیل ایس پی تہ وایمہ چہ کلہ ستا دفتر تہ خوک درخی نو ستا مخے تہ بہ نہ درخی، بیا تہ پوہہ شہ او دا عوام د پوہہ شہ چہ ستا پہ دفتر و باندے خوک خہ کوی؟ تہ یوہ ورخ دغہ چیف راوغوارہ او دہ تہ او وایہ چہ تہ د

دے ظلم نہ منع شه، تہ دا کار مه کوه او که نه وی نو صوبائی گورنمنٽ به تا سره دا تعاون نه کوی چه ستا په دفتر باندے عوام درخی او زما پولیس والا ولاړ وی او ستا د دفتر حفاظت او کړی۔ تہ ما ته بجلی پیدا کړه او بیا د هغے نه پس به زه ستا حفاظت کومه۔ اوس دا خو جی هغه حال شو چه کوم د لاء ایند آرډر سره ترلے خیزونه دی جی، انکار به نه کوؤ، اقرار به کوؤ، زمونږ روایات ختم کیری، زمونږه پښتو خرابیری، زمونږه رواج ختم کیری، قانون چه چرته دے، هغه دے، په دے معاشره کنبے چا په بنخه باندے لاس پورته کړے وو چه هغه اغواء کړی؟ د دشمن د کور بنخه چه وه، دا زمونږ روایات دی چه د هغے د کور سرے نه وی نو د هغے پالنه به زه کوم چه زما سبا شوک مړه وی او د ده تور سرے ته شوک ورخی، نن د پېښور ښار نه تور سرے او چتپیری او بنخه اورلے شی، زمونږ قانون چرته لاړ؟ د دے پښتو رسم و رواج چرته لاړ او مونږ آخر کوم خائے ته اورسیدلو په دے بنیاد باندے؟ نو زه ډیر په خواست سره چه دا وخت ډیر نازک دے، دا وخت ډیر تکلیف ده دے، ما مخکنبے هم وئیلی وو چه مونږ خو اوس د دے جوگه نه یو پاتے چه یو بل د پښے نه رانیسو او غورخوؤ ئے۔ مونږ د دے نه یو پاتے چه د یو بل عزت خرابوؤ، په هغے باندے خاورے اچوؤ او بیا په دے وخت کنبے هم، ما مخکنبے هم نشاندھی کړے وه، محمد علی خان نن هم وائی، سکندر خان هم وئیلی وو چه زمونږ خلق چه دی، هغوی ته حکومت په هغه نظر باندے گوری چه چرته د اندیا نه راغله دی۔ سپیکر صاحب، د خدائے د پاره ادارے تباہ کیری، زه به خصوصاً د دوه ډیپارټمنټس ذکر ځکه کومه چه که زه ئے اونکر مه نو بیا به دا خیانت وی۔ زمونږ ریونیو ډیپارټمنټ جی دے خائے ته راغله دے چه که چرته تاسو، چیف منسټر صاحب ته به زه خواست کومه چه دوئ د دا رپورټ را اوغواړی چه پتواری په میاشت کنبے خو ځله بدلیری؟ دوئ د دا رپورټ را اوغواړی چه قانونگو په یوه میاشت کنبے خو ځایونو ته ځی او دوئ د دا رپورټ را اوغواړی چه تحصیلدار او نائب تحصیلدار باندے خو ځو میاشته دی چه هغلته به تہ ځے او بیا به واپس کیرے؟ او بیا جی په دے بنیاد باندے زمونږ پرائمری ایجوکیشن دے۔ تاسو او گورنر بورډ ونه، او ممبران د لاړ شی، د ثانوی بورډ زمونږ ټپوس د او کړی جی۔ تاسو د ماشومانو دا کتابونه او گورنر، په هغے

کبنے دومره غلطیانی دی او یو کال خومونر هغوی ته کتابونه نه شورسولے او بیا ترقی به جی خنگه کپری؟ زما بجت پاس شوی دے او بل بجت راغے، بل بجت ته درے میاشته پاتے دی او د دے معزز ایوان د یو ممبر په یو سکول باندے کار نه دے شروع، یا به زما په سکول نه وی شروع او یا به په دے هاؤس کبنے په ټولو باندے نه وی شروع، چه اوس په اته میاشته کبنے پی ایند ډی کبنے میتنگ نه وی، Review نه وی، په تین مهینے کبنے خومره فنډ ضلعه ته تلے دے، خومره خرچ شوی دے؟ او شپږ میاشته کبنے د هغه Approval نه وی، اوس خو پکار وو چه ټینډرے لگیدلے وے او سکولونو کبنے کار شروع شوی وے۔ بل دریم شے جی د حکومت ناکامی او د حکومت چلول، زمونږ تقریباً پینځه هغه پراجیکتس چه د دے صوبے په معیشت کبنے د ریرھ د هلی حیثیت لری، هغه زمونږ دلته بند شو۔ زمونږ نه ایم آر ډی پی ملاکنډ پراجیکت بند شو۔ زما په وخت کبنے به هم راغلل، بیا به زه لارم او یو کال به مے سوال او کړو چه Extension ورکړی، نن ملاکنډ کبنے هغه بارانی پراجیکت په بندیدو باندے دے، د هغه هیخ قسم مزید پیشرفت نشته چه مونږ چا سره خبره او کړو چه دا د دے صوبے یو اهم پراجیکت دے، هغلته بل یو سی آئی پی، دا زمونږ یو ډیر بنه پراجیکت وو، هغه رانه بند شو۔ سی آئی پی، بشیر خان ته ما هسے هم گزارش کړے وو چه په دیکبنے محنت او کړی، په سی آئی پی ټو کبنے د ممبرانو ډیر کارونه اوخی چه دا زمونږ نه بند نه شی او که دا پینځه پراجیکتونه زمونږ نه بند شو، نوے پراجیکتونه هم نشته، د گورنمنټ حال هم په دے بنیاد باندے دے نو یو-این-ډی-پی چه دے، هغه بند شو۔ داسے پراجیکت ما ته نه بنکاری چه په دے صوبه کبنے شروع وو او هغه جاری وی نو زمونږ به دا خواست وی، مونږ چه دا نن څه خبرے کوؤ، دا د اصلاح په بنیاد باندے کوؤ، دا د ورورولئ په بنیاد باندے کوؤ، دا د دوستی په بنیاد باندے کوؤ ځکه چه که دلته په ملاکنډ کبنے کار وی، هغه زما په کور کبنے دے، که په مردان کبنے کار وی، هغه زما په کور کبنے دے، که په هزاره کبنے کار وی، هغه زما په کور کبنے دے، دا زما صوبه ده او په دیکبنے هر ځائے چه دے، مونږ غواړو چه په دے باندے د لږ نظر ثانی اوشی۔ یو خو دا پینځه اهم پراجیکتس ما د گورنمنټ په نوټس کبنے

راوستل۔ رحیم داد خان ناست دے، دہ تہ زمونر ریکویسٹ دے، زمونر ڊیر قابل احترام دے او زمونر ڊیر پہ سینیئر مشرانو کنبے دے چہ دوی فوراً پہ دے پینخہ پراجیکٹس باندے خصوصاً ڊی اینڊ ڊی میتنگ راوغواری او بیا دوی هلته خان پرے پوهہ کری، بیا ڊ لارشی هلته پرائم منسٹر صاحب، پریذیڈنٹ صاحب تہ د خواست او کری چہ زمونر پہ صوبہ کنبے هسے هم تباھی دہ خو چہ دا پراجیکٹ بند نہ شی او دا چالوشی۔ ما پہ اخبار کنبے ڊیرہ بنہ خبرہ واوریده، خدائے د او کری چہ خلور ارب روپی زمونر پولیس تہ، نن پہ تی وی پتی چلیده چہ فیڈرل گورنمنٹ منظوری ورکوی خودا دہ چہ دا هغه امریکے والا بیرہ نہ وی، امریکے نہ بیرہ راروانہ وه چہ کله په مشرقی پاکستان کنبے جنگ وو نو چہ کله بیرہ رارسیده نو نیم پاکستان نہ وو۔ زمونرہ هم چہ اسلام آباد نہ پیسے راخی نو مثال ئے دا وی چہ چرتہ داسے نہ وی حالانکہ زہ نن، د دے هاؤس په فلور ما همیشه دا ویلی دی، د فیڈرل گورنمنٹ په میتنگ کنبے مے هم ویلی دی، چیف سیکرٹری صاحب به نہ وی ناست، هغه پکنبے موجود وو، آئی جی زما موجود وو، ما ویل د دہشتگردی په نامه چہ خومرہ پیسے راخی، هغه په پنجاب خرچ کیڑی، هغه په سندھ خرچ کیڑی خوتاوان زما دے، بنیاد ئے دلته دے، زما د قبائیلو په نامه باندے پیسے راخی، زما د صوبہ سرحد په نامه باندے پیسے راخی، پیسے زما په نامه راخی نو وائی چہ مونر دلته ایجوکیشن ورکوؤ، یونیورسٹیانے جوړوؤ، دہشتگردی ختموؤ، زہ هم لارمہ هغلته مے ریکویسٹ اوکرو، مونر تہ ئے هم یونیورسٹیانے را کری دی، د ایف آر پی پولیس مے بارہ سو کنال زمکہ ورکړہ ماموختکی کنبے د نیوانجینیئرنگ یونیورسٹی د پارہ، جلوزی کنبے مے لاندے د لاء یونیورسٹی د پارہ زمکہ ورکړہ خو خومرہ پیسے چہ راغلے، هغه ټولے یونیورسٹی په پنجاب کنبے روانے شوے او صوبہ سرحد کنبے زما یونیورسٹی تہ پیسے رانگلے۔ اوس پیسے راخی زما په وینہ باندے چہ دلته وینہ به ختمه شی، ایجوکیشن به اوشی، تعلیم به راشی او خرچ کیڑی هلته په هغه خائے باندے چہ چرتہ د دہشتگردی نوم و نشان هم نشته دے۔ نو زہ صرف او صرف دومرہ ریکویسٹ کوم دے حکومت تہ، وفاقی حکومت تہ هم مونر کرے دے، ما خپلو مشرانو سرہ هم خبرہ کرے دہ چہ کوم قرارداد متفقہ راغلے دے، په

هغه باندے د عمل اوشی او زه پخپله هم د يو پارټي نمائندگي کومه، مونږ هلته خپل دا خفگان ظاهر کړے دے چه که چرته په متفقه قرارداد باندے عمل نه وی، بيا به ایم ایم اے په مرکزی حکومت کبڼے په خپله پالیسي نظرثانی کوی او هغه به د هغه حصه نه وی۔ که چرته په متفقه قرارداد باندے عمل نه وی نو بيا به انشاء الله، مونږ حکومت ته په دے نه يو تلی چه مونږ هلته کرسئ واخلو، مونږ په دے بنياد باندے هلته په حکومت کبڼے شریک يو چه يو قومی غوندے حکومت جوړ شی او صوبائی گورنمنټ ته به زما دا گزارش وی چه تاسو مذاکرات شروع کړئ۔ گوره دا مېرے چه دے، دا ډیر کمزورے دے خو دا همت نه پرېردی۔ دا چه پاس خيژی، رااو غورځيږی، بيا پاس خيژی، رااو غورځيږی او تاسو که چرته مذاکرات جاری ساتئ نو يوه ورځ به خدائے د خير لاره پکبڼے راوباسی او په دیکبڼے تاسو هر څوک د ځان سره، د دے صوبے هغه جماعتونه هم ځان سره اوساتئ، دا د تکلیف وخت دے چه په دے هاؤس کبڼے ئے نمائندگي نه وی خو بيا هم په هر ځائے کبڼے يو پينځه لس کسان خو ئے شته۔ نو زه د ټول هاؤس شکريه ادا کومه خو خصوصاً نن زه بيا واضح کومه چه زما په ضلع بنور کبڼے، آئی جی صاحب ناست دے، دوئ د رپورټ رااو غواړی، پينځه کسان پرون اغواء شوی دی، پرون نه بله ورځ، يو امجد هلک دے، سټوډنټ دے، شپږ مياشته ئے اوشوے اغواء دے او تقريباً په ډی آئی خان کبڼے څنگه اسرار خان او وئیل پينځه په يو ځائے باندے او دلته خو چه پته وی که شيرين محل خوارو والا، وائی چه پیسے زیاتے گټی نو شيرين محل والا غريب سرے دے، هغه بيا هلته خپل دکان ته نه شی رسيدلے۔ که چرته زمونږ دلته ډیر دروند، عزت مند د شوکت ناظم ټاؤن ون پلار وو چه هغه په شرافت باندے دلته يادیدو، هغه د خير په کارونو باندے يادیدو، هغه د خپلے کوڅے نه اوچت شو او نوره زه تاسو ته خبره کومه، گورئ دا شے دے، دا راجخت شوے دے، دے باندے عملی قدم پکار دے خو زه به بيا درخواست کوم چه هغه د طاقت په بنياد د نه وی۔ که د طاقت په بنياد باندے مسئله حل کيږی نو امریکه د افغانستان کبڼے حل کړی۔ که د طاقت په بنياد باندے مسئله حل کيږی، بيا د په عراق کبڼے حل کړی، نو زه به دا خواست کوم چه ټولے مسئلے مونږ د خپلو رواياتو مطابق او فيډرل

گورنمنٹ ته هم دا وئيل پكار دى چه كه چرتہ صوبائى گورنمنٹ يوه معاہدہ اوکړى، بيا د د هغوى يو سرے بل Statement نه ورکوى چه دا خو مونږ خبر نه يو، په خپلو کښے صلاح مشوره او په هغے باندے عمل کول پکار دى۔ ما ډير وخت واغستو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، زه ستاسو يو خل بيا شکریہ ادا کوم۔ ډيره مننه۔  
جناب سپیکر: مهربانی، اکرم خان درانی صاحب۔ اب ٹریژری پنجر کی طرف سے میں جناب بشیر احمد بلور صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ جو اچھی تجاویز آئی ہیں، جو نشانہ ہی کی گئی ہے، اس کے بارے میں حکومت کی طرف سے کچھ اپنا موقف بتادیں۔ جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، ستاسو شکر گزار یمہ چه تاسو ما ته په دے اہم مسئلے باندے د خبرو اترو کولو اجازت را کړو۔ سپیکر صاحب، زما خیال دے چه زه دا تقریباً۔۔۔۔۔

Mr. Muhammad Zahir Shah Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: حاجی صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، زه دا وایم چه مونږ له هم موقع را کوئ که نه، دا لاء ایند آرډر ایشودے، په دے باندے؟

جناب سپیکر: حاجی صاحب، حاجی صاحب، نن وخت کم دے بله موقع به راشی، په هغے کښے به انشاء اللہ پوره موقع درکوؤ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زما۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: مونږ له لږه موقع۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو ته به پوره موقع ملاؤ شی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زما دا خیال دے چه لاء ایند آرډر باندے زما دا پنځم ځل دے چه زه اسمبلئ ته راغلی یم، راخم به د خدائے فضل سره خو دومره اوږد تائم چرتہ نه دے ملاؤ شوے دے لاء ایند آرډر باندے خبرو ته او په دے خوشحاله يو چه تقریباً پچاس کسان ما نوټ کړی دی چه دیکښے دوئ حصه

اغستے دہ او خپل تجاویز ئے ہم پیش کری دی۔ زہ د ټول ہاؤس شکر گزارہ یم، زہ د ټول اپوزیشن د خلقو شکر گزارہ یم چہ دوئ بنہ بنہ تجویزونہ را کری دی۔ سپیکر صاحب، بعضے خبرے داسے دی چہ د هغه لږ ډیر وضاحت کول غواړی۔ زمونږ ایکس چیف منسټر صاحب خبره او کرله چہ پرون میاں صاحب خبره کرے وه او دوئ وئیل چہ، زہ د هغه لږ وضاحت کوم نوزہ د هغه وضاحت به، زہ هم د یو پارټی سره تعلق لرم او زما هم یو منشور شته د پارټی، هغه به زہ تاسو دا اووایم چہ سپیکر صاحب، دوئ او وئیل چہ روس راغلو نو مونږ د هغه مخالفت کرے وو او په دے وجه باندے د جهاد مونږ اعلان کرے وو، زہ دا عرض کوم سپیکر صاحب، چہ د افغانستان تاریخ یو لئوے اوږد تاریخ دے او د هغه تاریخ دا دے چہ هغه ډکټیټرشپ وو د ظاهر شاه، هغه نه پس سردار داؤد صاحب راغلو او بیا یو انقلاب راغلو۔ هغه انقلاب چہ راغلو نو د هغه انقلاب نه پس بعضے خلقو، بله ورځ ما د پریذیڈنټ موجود گئی کبے هم دا خبره کرے وه چہ زمونږ بعضے اسټیبلشمنټ هغه وخت هم دا خیال وو چہ د پاکستان Deft نشته نو د پاکستان Deft پکار دے نو هغه وخت دلته نه داسے عمل شروع شو چہ داسے خلق هلته جوړ کرے شول چہ هلته انقلاب ناکام شی چہ کوم وخت حالات داسے پیدا شول چہ اسټیبلشمنټ هغلته ځان Recognize کولو، افغانستان یو پنځمه صوبه ئے د پاکستان جوړوله نو د هغه په وجه باندے روس راغلو او د روس هغوی مخه اونیوله۔ افسوس په دے کوم چہ هغه وخت د جهاد اعلان ئے او کړو خو جهاد کبے، زہ معافی غواړم، ما به دا خبره نه کوله خو دوئ او کړه نو مجبوری دہ چہ زہ به دا خبره کوم او دا حالات به زہ پوره ستاسو په خدمت کبے عرض کوم چہ زہ دا وایمه چہ هغه وخت خود جهاد اعلان اوشو، دا کوم وخت چہ د جهاد اعلان اوشو نو د جهاد اعلان چا او کړو جی؟ مذهبی جماعتونو اعلان او کړو خو چرته د مذهبی جماعت یو مشر هم، د هغه د تره ځوئے، د ماما ځوئے یا ورور جهاد ته نه ووتلے۔ د امریکے ډالرے راتلے، هلته جهاد وو او بیا د هغه جهاد Reaction، په هغه وخت کبے هم مونږ دا خبره کوله چہ دا جهاد نه دے، دا د روس او د امریکے جنگ دے، تاسو اولیدل سپیکر صاحب، چہ د هغه جهاد انجام څه اوشو؟ نن روس خود مات شو، دا بیلنس آف پاور، دنیا کبے چہ کوم

ورلڈ پاورز وو دوارہ نو ہغہ بیلنس آف پاور مات شو، نو بیا امریکہ نن د  
تولے دنیا بد معاش یو ملک پیدا شو، مونر ہغہ Condemn کوؤ۔ دوئی وائی چہ  
مونر ئے مخالفت کوؤ، مونر د دوئی نہ زیات مخالفت کوؤ د امریکے خوا امریکہ  
پہ تولہ دنیا کنبے، دا پہ عراق کنبے چہ خہ او شو، کہ د روس فوجونہ وے نو د  
امریکے پلار ہم عراق تہ نہ شو تلے۔ امریکے تہ بہ یاد وی، د ویت نام خبرہ تاسو  
تہ بہ ہم یادہ وی چہ روس ژوندے وو، روس یو مو تے وو نو پہ ہغہ وخت کنبے  
امریکہ خنگہ د ویت نام نہ واپس شوے وہ؟ بیا دا امریکہ عراق تہ لارہ، دوئی نن  
ما تہ د جہاد، دوئی چہ د کوم جہاد اعلان کرے وو، د ہغے د تولو نہ لوئے تاوان  
مسلمانانو تہ رسیدلے دے۔ نن عراق کنبے امریکہ ناستہ دہ، نن پہ افغانستان  
کنبے امریکہ ناستہ دہ، نن فلسطین کنبے چہ اسرائیل خہ کوی، امریکہ ورتہ  
سپورٹ ور کوی۔ نن پاکستان تہ خومرہ خطرہ دہ؟ سپیکر صاحب، زہ تپوس کوم  
چہ چا غوبنتل، دا د جہاد اعلان چہ تاسو کولو د ہغے Reaction تاسو او گورئی  
خو بدقسمتی دا دہ چہ سیاست داسے آسان کار نہ دے چہ یو سرے د جماعت نہ  
اوخی او ہغہ بہ سیاستدان شی۔ د سیاست د پارہ ډیر او برد منزل پکار دے۔ زما  
مشرانو پہ سیاست کنبے خپل ژوندونہ جیلونو کنبے تیر کرے دی۔ (۳) لیاں  
د باچا خان او ولی خان پہ ہغہ وخت کنبے دا خبرہ وہ، پنخویشت کالہ مخکنبے  
دا خبرہ ئے کولہ چہ دا جنگ د روس او د امریکے جنگ دے، دا د مسلمانانو د  
تاوان جنگ دے خود ډالرو زور وو نو اسلامی جماعتونو وئیل چہ دا جہاد دے۔  
نو پہ جہاد کنبے خوک مرہ شول؟ زما غریب پینتانه، افغانیان، مسلمانان تقریباً  
شل پنخویشت لاکھہ رفیوجیز شو او پہ تول پاکستان کنبے ہغہ خوارہ وارہ  
شول، نن ہم پہ کیمپونو کنبے پراتہ دی۔ دا تپوس کوؤ چہ دا کوم جہاد چہ وو، د  
ہغے فائدہ چا تہ اور سیدہ؟ سپیکر صاحب، زہ عرض کوم چہ سیاست د دوئی،  
زمونرہ مشرانو شل کالہ مخکنبے پورے نظر لگیدو، خلقو بہ وئیل چہ "کشمیر بزور  
شمشیر"، چا بہ وئیل چہ "ایک ہزار سال تک لڑیں گے"، چا بہ وئیل چہ "لعل قلعہ پہ سبز جھنڈا  
لگائیں گے"، پہ ہغہ وخت کنبے زمونرہ مشرانو دا خبرہ کرے وہ چہ پہ خبرو اترو  
باندے دا مسئلہ د حل شی۔ نن تاسو او گورئی آخر پہ خبرو اترو باندے مسئلے حل



کیڑی، دا زمونہر سیاست دے او زمونہر سیاست چہ دے، ہغہ د خدائے فضل دے پنخوس کالہ، شل کالہ مخکبے مونہرہ وینو دا خبرے۔ سپیکر صاحب، زما ورور خبرہ او کرہ چہ مونہرہ کوآپریشن کوؤ، معاہدے کوؤ، مونہرہ کرے وہ، مونہرہ کرے وہ، پہ دے فخر کوؤ۔ سپیکر صاحب، کوم وخت چہ دا حالات او مونہرہ پہ حکومت کبے راغلو، زہ د سوات د ہغہ تولو عوامو د زہ د کومی نہ شکر گزار یمہ چہ سو فیصد ووٹ ئے اے این پی تہ ور کرے دے، اووہ ممبران د صوبائی اسمبلی وو اووہ وارہ د اے این پی ممبران دی خو بدقسمتی دا وہ چہ دوئی وئیل چہ تہول خلق تاسوپہ Confidence کبے نہ دی اغستی۔ سپیکر صاحب، ما تولو خلقو تہ، حکومت د دی سی او پہ ذریعہ باندے تہولتہ خواست او کرہ چہ راشی مونہرہ میتنگ کوؤ۔ ما تہ ڊیر لوئے لوئے خلقو پہ تیلیفون خبرے او کرے چہ مونہرہ میتنگ تہ نہ راخو ولے چہ مخکبے یو غل گورنر میتنگ غوبنتے وو، مونہرہ لاړو نو ہغہ رپورٹ لاړو نو طالبانو زمونہرہ کورونہ تالا کرل، نو میتنگ تہ شوک نہ راتلل۔ ما تہ ہغوی وئیل چہ کہ تہ غوارے نو سنا د خاطر نہ راخو، ما وئیل نہ چہ سبا تا تہ خہ حالات جوړپیری نو زما د خاطرہ مہ راخہ۔ مونہرہ کبیناستو، مونہرہ خبرے اترے او کرے، سپیکر صاحب، زہ یواخے لاړم چکدرے تہ، د طالبانو سرہ مے خبرے او کرے۔ ہغوی تہ مے او وئیل چہ جنگ بندی او کرے، مونہرہ ورونہ یو، زمونہرہ دا ایمان دے چہ مونہرہ لہ چہ خلقو ووٹ را کرے دے نو د امن د پارہ ئے را کرے دے، مونہرہ تہ د زور د پارہ چا ووٹ نہ دے را کرے۔ سپیکر صاحب، د 1971ء جنگ مونہرہ تہ یاد دے، پہ زور مسئلے نہ حل کیڑی، پہ زور کلی نہ کیڑی۔ سپیکر صاحب، زمونہرہ خو ایمان دا دے چہ تشدد نفرت پیدا کوی او عدم تشدد مینہ او محبت پیدا کوی، مونہرہ خود دے د پارہ جدوجہد کولو۔ مونہرہ مخکبے د ہغوی سرہ خبرے او کرے او یوہ معاہدہ مونہرہ اولیکلہ۔ سپیکر صاحب، دوئی خودا وائی خودا فوج چا غوبنتے وو سوات تہ؟ دے حکومت غوبنتے وو؟ ہغہ خودا ایم ایم اے حکومت غوبنتے وو، مونہرہ خو نہ وو غوبنتے۔ سپیکر صاحب، ہلتہ چہ حالات داسے پیدا شول چہ سکولونہ سوزی۔

(تالیاں / قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلديات): زه جی، دا پنخوس کسانو خبرے کرے دی، زه ورته نه یم پاخیدلے او بنه په خوشحالی مے اوریدلے دی۔ بیا بل وخت به دوئی خپل Explanation او کړی، اوس فلور ما ته ملاؤ شوه دے، زه خواست کوم چه زما دا خبره۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: په هغه وخت چه دا Act که د ایم ایم اے گورنمنټ دوئی ته بڼکاری او مونږه د حکومت نه نه وو تلی او فوج مونږه واپس کرے نه وی نوزه به واجد خان دوئی له خپله دستخط شوه تحریری استعفی ورکړم او یا پخپله به دوئی ورکړی۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جی۔

سینیئر وزیر (بلديات): بالکل جی زه دا عرض کوم چه دوئی واپس کرے نه وو، دوئی لیکلی وو چه واپس کړئ نو د دوئی چا نه ده منلے نو پکار دا وه چه استعفی ئے ورکړے وے۔ مونږه خو په معمولی خبرو استعفی ورکړے ده۔ فوج راغلو، دوئی فوج ته وئیل چه واپس لاړ شه، چه فوج نه تلو نو پکار وه چه دوئی استعفی ورکړے وے، مونږه خو خالی د پختونخوا په نوم باندے استعفی ورکړے ده۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، دا ډیر اوږد تاریخ دے او بیا زه عرض کوم چه مونږه کښیناستو، مونږه په اولس، پنخلس پوائتو نو باندے Agree شو، دا بیا ولے ماته شوه د هغه باوجود جی؟ داسے اوشوه چه په هنگو کښے داسے حالات پیدا شول چه زمونږه هلته لاء اینډ آرډر فورسز د هغوی یو څو کسان اونیول۔ کسان ئے اونیول، هلته په تهانږه کښے ئے هغوی اوساتل۔ په ټل کښے ئے اونیول او زما خیال دے چه هنگو ته ئے راوستل او هغه تهانږه محاصره کړه طالبانو، دوه سوه که درے سوه کسان وو۔ محاصره چه اوشوه نو ټیلیفون راغلو وزیر اعلیٰ ته، زه ورسره ناست ووم چه جی داسے محاصره اوشوه او مونږه څه چل او کړو؟ نو دوئی ټپوس او کړو چه دننه څومره ستاسو پولیس دے؟ نو هغوی او وئیل چه څلویښت کسان دی۔ نو دا پولیس هم زمونږه ورونږه دی، دا هم مسلمانان دی، دا هم پښتانه دی نو مونږه څنگه پریښودی به وو چه دا تهانږه د والوزی او خپل کسان د بوخی، زما دا څلویښت د مړه شی، شهیدان د شی؟ نو مونږه دا اونکړل۔

مونڙه ايف سي، فرنٽيئر كانسٽيبلري، آرمي او ائرفورس ته هم ريڪويسٽ او ڪرو چه لارشي خودا مو ورسره وئيلي وو چه ڊز به نه ڪوئي، چه دا حالات خالي په خبرو اترو باندے حل ڪرئ۔ نو خدائے مهرباني او ڪره او هغه محاصره ختمه شوه او زمونڙه فورسز واپس تلل، په فائرننگ باندے شپارس ڪسان ئے شهيدان ڪرل نو د هغے نه پس به مونڙه خاموش ناست وو؟ هلته ايڪشن او شونو زمونڙه ورور بيت الله محسود صاحب هلته نه اعلان او ڪرو چه په پينڇه ورځو ڪبنے دننه دننه دا حڪومت د استعفيٰ ور ڪري۔ سپيڪر صاحب، مونڙه هم پښتانه يو، مونڙه هم ځان ته پښتانه وايو او مونڙه هم د اصولو سياست ڪوڙ، ما ته قام ووت راکرے دے، زه به د چا په وينا باندے استعفيٰ ور ڪوم؟ ما وئيل ستا د پلار لاس هم آزاد، پينڇه ورځے نه، مونڙه چه د ڪوم وخت پورے حڪومت ڪوڙ، انشاء الله دا حڪومت به ڪوڙ۔ (ٽالیاں) سپيڪر صاحب، د هغے نه پس هغوي اعلان او ڪرو، مونڙه نه دے ڪرے، دا ريڪارڊ دے چه هغوي اعلان او ڪرو چه زمونڙه دا معاهده د نن نه ختم، نو هغوي معاهده ختمه ڪرله۔ زه اوس هم دے هاؤس ته، ستاسو په وساطت ٽول پريس ته وایم، ٽول پاڪستان ته وایم چه مونڙه اوس هم خبرو اترو ته تيار يو، زمونڙه ايمان دے چه بغير د خبرو اترو نه دا مسئلے نه حل ڪيري۔ سپيڪر صاحب، بله خبره دا ڪيري چه دا جلوسونه اوڃي چه دلته دا په رنگ روڊ باندے ڪومے ٽرالرے دي او دا ڪوم سپورٽ چه امريڪه ته ڃي، دا د بند ڪرے شي۔ ٽپوس ڪوم چه اوس په دے حڪومت ڪبنے دا سامان هلته روان شوے دے؟ دا خود 'نائن اليون' نه پس، د 2002 نه پس روان وو تلو او بيا د 'نائن اليون' نه پس سپيڪر صاحب، ستاسو خيال دے، دا مشرف صاحب مارشل لاء ايڊمنسٽريٽر وو، هغه امريڪے له د 'نائن اليون' نه پس مڪمل لاجسٽيڪ سپورٽ ور ڪرو، پوره د پاڪستان اڊے ئے ورته د استعمالو لود پارھ ور ڪرلے۔ چه څومره بمباري په افغانستان ڪبنے ڪيدله نو پرويز مشرف صاحب اجازت ور ڪرے وو۔ دا لاجسٽيڪ سپورٽ چه وو، دا اوس نه وو روان، په دے ڪال ڪبنے نه وو روان، د دوئي په حڪومت ڪبنے هغه لاجسٽيڪ سپورٽ هغوي ته تلو (ٽالیاں) او بيا دا هم ٽپوس ڪوم چه هغه ٽولو ته آئيني حيثيت چا ور ڪرے وو؟ هغے ٽولو ته آئيني حيثيت د دوئي ايم ايم اے حڪومت 17<sup>th</sup>

Amendment Bill چہ پاس کرو، ہغہ Amendment کنبے ئے ورلہ ورکرے  
وو۔

قائد حزب اختلاف: دا خبرہ چہ دوی کوی۔۔۔۔

جناب سپیکر: چہ ہغوی خبرہ ختمہ کری بیا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، چہ زہ خبرہ اوکرم نو بیا د دوی کوی کنہ۔  
سپیکر صاحب، زہ دا عرض کوم۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تاسو کنبینی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، د دوی خبرے مونرہ اوریدلے دی نو پکار دا  
دہ چہ زمونرہ دا خبرے د دوی واورے۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا اوولسم Amendment چا پاس کرے وو؟  
(تالیاں / شور)

جناب سپیکر: تاسو کنبینی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا د پکتیتر سرہ چا ملگرتیا کرے وہ؟ د پرویز مشرف سرہ چا  
ملگرتیا کرے وہ؟ د اوولسم Amendment خو ما ہغہ وخت ہم مخالفت کرے وو  
سپیکر صاحب، کوم وخت چہ د پریذیڈنٹ الیکشن شومے وو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریہ یو منت، یو منت اکرم خان صاحب۔ نہ، اوس نہ، اوس نہ، چہ  
د ہغہ تقریر ختم شی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، چہ کوم وخت د پریذیڈنٹ الیکشن وو نو مونرہ  
د ہغے مخالفت کرے وو او دوی د ہغے Favour کرے وو۔ یہ ہغہ وخت ہم  
مونرہ ورتہ وئیلی وو چہ دلته سپیکر ناست وو، چہ تاسو واک آؤت اوکری نو د  
دے صوبے نہ بہ ہغوی تہ یو ووت ہم نہ ملاویری خود ہغے باوجود دوی ورلہ  
سپورٹ اوکرو۔ دوی ناست وو، ہغہ تہ ووت ملاؤ شو او پرویز مشرف بیا د قام

د پاسه سور شود د دوی په وجه چه مونږه هغه وخت بائیکات کړه وو، مونږه وئیل چه مونږه به بائیکات او کړو، دا ټول به بائیکات او کړو نو په صوبه کښه به د چا ووت هغه ته ملاؤ نه شی نو یو یونټ به داسه پاته شی چه هغه ته سپورټ نه ملاویری خودوی او نه وتل۔۔۔۔

جناب سپیکر: د اجلاس کارروائی ډیره ښه او شوه نو کوشش او کړئ چه خوږ والی ته راوئ خبره، خوږ والی ته خبره راوئله۔

سینیټر وزیر (بلديات): ښه زه لږ د اجواب او کړم نو بیا به خوږ والی ته راوئلم۔  
جناب سپیکر: خوږ والی ته خبره راوئله۔

سینیټر وزیر (بلديات): اجواب او کړو نو بیا به خوږ والی راوئو جی۔ اجواب به کوؤ وله چه دوی دا وئیل چه مونږ سیاست کوؤ نو سیاست خو مونږه هم کوؤ۔

جناب سپیکر: هغوی چه څنگه Sugar coated خبره او کړه، داسه Sugar coated تاسو هم او کړئ۔

سینیټر وزیر (بلديات): نه، دا خبره داسه ده چه مونږه لږ د صفا زړه خلق یو، مونږه صفا خبره کوؤ جی۔ سپیکر صاحب، بل دوی دا چه کوم د پرویز مشرف خبره کوی، دا هر څه په 17th Amendment کښه دوی پاس کړی دی۔

جناب سپیکر: بهت بډا فنکشن آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

سینیټر وزیر (بلديات): او هلته مونږه مخالفت کړه وو، د 17th Amendment هم مونږه مخالفت کړه وو او د دوی په وجه نن مشرف بیا په پاکستان نازل شو، هغه ډکټیټر بیا د پاکستان صدر شو، هغه د دوی په وجه او د دوی په ووت باندې۔ سپیکر صاحب، زه تاسو ته دا عرض او کړم چه بیا د وعدې نه پس دوی دا خبره کوی چه مونږ وئیل چه پولیس، زما ورور دلته خبره کړه وے چه مونږه مخکښه په لاء اینډ آرډر باندې خبره او کړه نو حکومت څه ایکشن واغستو؟ زما په خیال عباسی صاحب خبره کړه وه، مونږه په هغه وخت کښه، تاسو ته لږ ډیټیل بنائیم چه حکومت یا پولیس زمونږه دے حالاتو ته، زه ترے خبریم سپیکر صاحب، زما ښار نه خلق ځی اغواء کیری، د ټولو لوائے دکه ما ته رسی۔ سپیکر صاحب، زه پرون تلے ووم او ما په خپلو خلقو باندې هرتال ختم کړه دے۔ د

خدا ئے فضل دے زما دومره احترام هغوی کوی چه زه لایم، ما وئیل چه دا هرتال ختم کړئ، هغوی هرتال ختم کړو خو ما ته پته ده چه زما خه پرابلمز دی؟ ما ته پته ده چه زما خومره دکه دے او دا د چرته نه راغلو؟ دا نن پیدا شوی دی؟ دا هغه پنخویشته کاله وو، هغه د دوئی کرل وو او مونږه ئے ریو- افسوس دا دے کنه هغه وخت هم مونږه دا خبره کوله چه گوره، ولی خان، آن ریکارډ دی، چه ولی خان هغه وخت ضیاءالحق ته وئیلی وو Your over enthusiasm to destabilise Afghanistan, you are going to destabilise your own country، نو هغه پنخویشته کاله مخکښے لیدل چه زمونږه به دا حالات وی- مونږه په حالت جنگ کښے یو سپیکر صاحب، نن د 1971 نه زیات خراب حالات دی زمونږه د پاکستان، په 1971 کښے خود مشرقی پاکستان وروستو، د ایسټ پاکستان یو Back up وو، نن ستاسو د صوبے، ستاسو د پاکستان سره د چا Back up دے؟ سپیکر صاحب، خلق نه غواړی چه پاکستان ستیټ د داسے پاته شی- سپیکر صاحب، مونږ ته څلور بلین ډالرے پکار وے د Bail out کولو د پاره، د خپل فنانس د پاره، امریکه، چه د چا د پاره دوئی خپل ځانونه، د دوئی مشرف، چه دوئی ورسره سپورټ کړے وو، هغه زمونږه مسلمانان پکښے قربانوی او تراوسه پورے پکښے قربانیري، هغه دوست امریکے مونږ ته څلور بلین ډالرے رانکړے چه مونږه خپل فنانس Bail out کړو خواووه سوه بلین ډالرز ئے خپلو بینکونو ته ورکړل، د خپل Bail out کولو د پاره، خپل بینکونه ئے Bail out کولو د پاره اووه سوه بلین ډالرے، خو ما ته ئے څلور بلین ډالرز نه راکول- هغه سعودی عربیه چه زمونږه ډیر دوست دے، هغوی څلور بلین ډالرے نه راکولے- زمونږه چائنا چه ډیر دوست دے، هغوی څلور بلین ډالرے مونږ ته نه راکولے ولے چه هغوی دا وائی چه دا پاکستان د فیل ستیټ Declare شی چه دا پاکستان نه شی پاته کیدے او دا Nuclear device مونږه یوسو، نو سپیکر صاحب، مونږه مسلمانان یو، پښتانه یو، مونږه خپل جد و جهد باندے به انشاء الله دا حالات نارمل کوؤ خو زه تاسو ته، دوئی چه دا وائی چه حالات تهپیک دی، زه اوس په فلور آف دی هائس دا وایم چه حالات تهپیک نه دی، 1971 نه زیات خراب حالات دی، د دے د پاره مونږه په دے وخت کښے هغه Political mileage به نه کوؤ، کوشش به دا کوؤ چه مونږه په ورورولئ او په مینه محبت دا

شے مخکینے بوخو او زہ خواست کوم خپل اپوزیشن ته خاصکر درانی صاحب ته، زما مفتی صاحب خبره او کړه چه مونږه یو کمیټی، مونږه خو خپل وس پوره کړه دے، مونږه خو صوفی محمد صاحب او وه کاله پورے جیل کښے وو، پخپله راوستو او هلته مو کښینولو، هغه کلی ته لاړ او اوس هم زمونږه ورسره رابطه شته۔ انشاء اللہ، انشاء اللہ زما یقین دے چه دے هفته کښے دننه دننه به څه خبره زمونږه د هغوی سره فائنل شی۔ سپیکر صاحب، مونږه د نظام عدل باره کښے هم Complete دغه تیار کړه دے، پوره خپل چه کوم ډاکومنټ دے، هغه مونږه مرکز ته لیرلے دے۔ انشاء اللہ زہ یقین لرم چه زر تر زره هغه به هم Sign شی۔ مونږه داسه نه یو، مونږه سیاسی ورکران یو، مونږه څه نن خو سیاست نه دے ایزده کړه، د خدائے فضل دے زمونږه تاریخ، زمونږه د پارتی تاریخ د اتیا کالو زوړ تاریخ دے۔ د سیاست، مونږه به څوک سیاست او بنائی، مونږه به څوک خبره او بنائی، مونږه په دے پوهیږو خو د هغه د پاره جد و جهد روان دے خو مونږ ته حالات داسه راغلل۔ زمونږه بدقسمتی دا ده، د لوډ شیدنگ خبره کیږی، تپوس کوم چه دوی چه د کوم سړی سپورټ کولو، هغه دے لس کاله کښے چرته د زرو یونټو دغه لگولے دے؟ ډیم ټے جوړ کړه دے چه چرته زرو یونټه پیدا کیږی؟

ایک آواز: یو میگا واټ۔

سینیټر وزیر (بلدیات): یو میگا واټ، چرته د زر، زر میگا واټ دغه ټے لگولے دے؟۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سینیټر وزیر (بلدیات): نه، نه، یو خودوی لگولے دے چرته د زر کلو واټ۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سینیټر وزیر (بلدیات): پلیز ما لږ پریږدئ، چرته د زر میگا واټو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جنریتیر۔

سینیټر وزیر (بلدیات): هغوی چرته ډیم جوړ کړه دے؟ تپوس ترے کوم۔ نو دا زمونږه په وجه لوډ شیدنگ کیږی؟ دا لوشیدنگ، وائی "گهر گهر بکلی آئے گی" نو گهر گهر بکلی جائے

گی تو بجلی جب Produce نہیں ہوگی تو بجلی کدھر سے آئے گی؟ نو پہ دے وجہ باندے لوڊ شیڈنگ کیڑی، هغه هم د دوئی په وجه۔ هغه لس کالو کبڼے چرته زر پینځه سوه، چرته دوه سوه میگاوات بجلی ئے هم نه ده جوړه کړے نو د چرته نه به دا بجلی جوړیږی؟ مونږه په دعوے سره وایو چه انشاء الله 2009 کبڼے د بجلی لوڊ شیڈنگ به نه وی۔ مونږه انشاء الله یقین لرو په خدائے باندے چه مونږه داسے پراسس جوړوؤ چه په هغه کبڼے به لوڊ شیڈنگ نه وی۔ سپیکر صاحب، زمونږه دا ایمان دے، دوئی خود افغانستان خبره او کړه، زمونږه دا ایمان دے چه کوم وخت پورے، ما هغه بله ورځ پریذیډنټ ته هم دا خبره کړے وه، د پاکستان پریذیډنټ او پرائم منسټر ناست وو، ما وئیل چه کوم وخت پورے افغانستان کبڼے امن را نه شی نو فاطا کبڼے امن نه شی راتلے او چه کومه پورے فاطا کبڼے امن را نه شی نو زما صوبه کبڼے امن نه شی راتلے چه زما صوبه کبڼے امن نه وی نو پاکستان کبڼے امن نه شی راتلے۔ دا Greater Pukhtoonistan او دا او هغه، دا زمونږه د حکومت د بدنامولو خبره، زه په فلور آف دی هائس دا وایم چه دا هر چا چه کړی دی، هغه غداران دی، د ملک دشمنان دی او د پښتنو دشمنان دی۔ (تالیان) سپیکر صاحب، دوئی د پولیس خبره او کړه، زه به لږ یو دغه تاسو ته Read out کړم، Police initiatives چه پولیس څه کړی دی؟ افسوس دا کوم سپیکر صاحب، چه شهادت، دلته دومره کسان زمونږه شهیدان شول دا پولیس والا، په لس او پانچ هزار باندے څوک خپل ځان ورکوی سپیکر صاحب؟ زما سره چه کوم هلکان وو، یو پکبڼے شهید شو او دوه پکبڼے سیریس زخمیان وو، هغه زخمیانو ته ما منت او کړو چه واپس، وئیل ئے چه نه جی دا زمونږه فرض دی، مونږه به گړځو ستا سره نو چه په دے حالاتو کبڼے مونږه په چا باندے Blame لگوؤ، دا ذمه واری زمونږه ده، پولیس د صوبائی حکومت Under وی او مونږه کوشش کوؤ چه دوئی ته زیات نه زیات Incentives ورکړو څنگه چه زما ورور او وئیل چه څلور بلین، زمونږ سره هغه شان کوآپریشن، زه په فلور آف دی هائس دا خبره کوم چه هغه شان مرکز کوآپریشن نه کوی چه کوم حالاتو کبڼے مونږه ناست یو۔ دوئی دا خبره او کړه چه یره مونږ فرنټ لائن، د دوئی چه کوم پرویز مشرف وو، هغه به په دنیا کبڼے وئیل چه زه فرنټ لائن سټیټ یمه، فرنټ



لائن سٹیٹ یمہ، اووہ بلینہ ڈالرے ئے د امریکے نہ واغستے پہ دے اتہ کالو کنبے، تپوس کوؤ چہ زمونہر صوبے تہ ئے خومرہ ورکھے؟ زما صوبہ خو فرنٹ لائن پراونس دے، زما پیبنور خو فرنٹ لائن سٹی دے پہ پاکستان کنبی د Terrorism خلاف، نو مونہر تہ خو چا یوہ پیسہ ہم رانکرہ۔ د دوئی حکومت وو، پکار دا وہ چہ ہغہ تہ ئے وئیلی وے چہ اووہ بلین ڈالرے تا اغستے دی، مونہر تہ ہم راکرئی۔ مونہر تہ خو چا پیسے نہ دی راکری چہ زہ د زرداری صاحب پہ گریبان کنبے لاس واچوم چہ تا تہ د Terrorism پیسے ملاؤ شوے دی، ما تہ راکرہ۔ چہ کوم وخت دوئی تہ ملاؤ شوے وے نو ہغہ دوئی وانغستے نو مونہرہ د چرتہ نہ او د چا نہ واخلو؟ سپیکر صاحب، دا مونہرہ جی د فورسز خبرہ کوؤ، Raising of Quick Response Force، پرون بہ تاسو لیدلی وی جی، دے میاں صاحب ہم خبرہ اوکرہ، پچیس سو کسانو لہ مونہرہ تریننگ ورکرو او تقریباً د ایک ہزار بائیس کسانو پرون پاسنگ آؤت پریڈ او شو پہ مردان کنبے پرون نہ ہغہ بلہ ورخ۔ مونہرہ پہ دے باندے کار کرے دے او کریش پروگرام د پارہ پینخہ Weeks، پینخہ ہفتو د پارہ A.T.S training for the whole Force، خومرہ چہ زمونہرہ پولیس فورس دے، تہ لو تہ اے تہ ایس تریننگ بہ ورکوؤ۔ The raising of Elite Force not yet sanctioned, but training started in advance. However the Chief Minister as a special case approved the creation of an Elite Force of 2500, revitalizing of CID. اتفاق کوم د درانی صاحب سرہ چہ زمونہرہ انتیلی جینس ایجنسی ہغہ شان کار نہ کوی چہ خنگہ پکار دہ چہ کار او کری۔ سپیکر صاحب، پہ دیکنبے زمونہرہ سی آئی ڈی ہم راخی، سپیشل برانچ ہم راخی، پولیس خو بہ ہغہ وخت غی چہ کوم وخت کنبے یو ایکشن اوشی نو پولیس بہ غی، پکار دہ چہ دا انتیلی جینس ایجنسی مخکنبے پولیس تہ اطلاع وی چہ داسے داسے کیری تاسو خان اورسوئی۔ پہ ہغے کنبے کوتاھی شتہ او ہغہ بہ انشاء اللہ مونہرہ کوشش کوؤ چہ Revitalizing of C.I.D, upgradation Activate کرو۔ of forensic scientific facilities, technical assistance by the donors, U.K, France and USA, special emphasis on anti terrorism strategy and training syllabus, utilization of advance technology, gadget simulators, CC TV cameras and automation, massive transfer of

From police officials ASI to DSP. D.I.Khan and their replacement from adjoining districts, strategy to fight extremism, سپیکر صاحب، Achievements، پولیس چہ کری دی، د پینور بارہ کنبے د ٲولو نہ زیات تشویش ما تہ دے، پینور ہمیشہ ما باندے مہربانی کرے دہ، Successful operation in Matani area، تاسو تہ بہ پتہ وی سپیکر صاحب، دا نن ناست دے، د ٲیتی سپیکر صاحب شکرگزاریم چہ دوی پخپلہ ٲوپک اخلی، تاسو سوچ او کری، پخپلہ ٲوپک اخلی او د شپے د پولیس سرہ گرخی او د خلقو سرہ گرخی نو د دے نہ زیات بہ مونبرہ کوم داسے کار او کرو؟ Surrender of militants, Michni operation, entrance of militants in Shabqadar area stopped. آپریشن شوے دے او ہلتہ خلق نیسی نو سپیکر صاحب، د ٲا پہ تندی باندے ئے خو نہ دی لیکلی خو پہ رپورٹ او پہ یو بل باندے بہ ئے نیسی او بیا چہ کوم سرے، انکوائری بہ اوشی، خو ک چہ پکنبے Criminals نہ وی نو ہغوی بہ ریلیز کرے شی، نو دا خو نہ دہ چہ ددہ پہ تندی باندے لیکلی وی چہ دا Criminal دے او دا نہ دے، نو پہ دے وجہ ہلتہ آپریشن شوے دے او د خدائے فضل دے کامیاب آپریشن شوے دے۔ Militant attempts to take over Police Station - Pir Qala movement in areas between Shabqadar and Yakaghund, successful operation against militants in Nowshera، ہغہ مونبرہ رکاوٹ کرے دے، واپس مو کرو۔ Un-hindered movement in areas between Shabqadar and Yakaghund, successful operation against militants in Nowshera، نو شہرہ کنبے تاسو تہ بہ علم وی سپیکر صاحب، چہ نوبنار نہ زما خیال دے، د دے ٲرات پورے بہ خو ک نہ شو تلے، ہلتہ ٲیر زیات سخت حالات خراب وو، ہلتہ آپریشن کامیاب شوے دے۔ Militants in Bakhshali area utilized through local clear lashkar and elders. D.I.Khan, Tank cleared of Fasadies out fasadies, steps being taken to arrest waves of sectarianism in D.I.Khan, arrest of suicide bombers and joint meeting between shias and sunny leadership. Bannu, fasadies killed in Lakky District. Kohat, protective policing in Hangu led to arrest prominent militant leaders, still over effect of fasadies from Dara Adam Khel, Orakzai Agency is being continued. Indus High Way

made safe for traveling. ملاکنڊ ڊويزن ڪينے، بونير ڪينے دا حالات اوشو ڪنه، بونير ڪينے تر اوسه پورے داسے حالات نه وو خو زمونڙ بدقسمتی وه چه بونير ڪينے داسے حالات پيدا شول۔ سپيڪر صاحب، پوليس چه خومره ڪسان نيولي دي، ديڪينے Terrorists attacks stopped by the NWFP Police -- جناب سپيڪر: د پوليس افسرانو ته خواست دے چه بيا ده له ڪتاب مه ورڪوي، مختصر بريف ورله ورڪوي نولره آساني به وي۔

سينيئر وزير (بلديات): دا لڙ ڊيٽيل بنه دے جي چه تاسو پينخه ورڃے په دے بحث ڪرے دے نو مونڙه هم به يو دوه گھنٽے په دے بحث ڪوڙ چه خلقو ته او پريس ته پته اولگي چه مونڙه خه ڪوڙ او پوليس خه ڪوي او دوي ته هم علم اوشي چه مونڙه هسے اوزگار ناست يو؟ د پاڪستان په تاريخ ڪينے پهلا ځل مونڙه هغه بله ورځ لس بجے ميٽنگ شروع شوي دے او د شپے داته پورے مونڙه په لاء اينڊ آرڊر باندے ميٽنگ ڪرے دے د ٽول ڪينٽ په موجودگي ڪينے، آئي جي موجود، دي آئي جي موجود، ٽول د صوبے خلق مونڙه غوښتي وو، مونڙه يولس گھنٽے، تقريباً لس گھنٽے په دے باندے ميٽنگ ڪرے دے نو خامخا هغه ريزلٽ خو به مونڙه ورته بنايو چه مونڙه خه ڪري دي؟ سپيڪر صاحب۔ Recovery of explosive materials for subversive activities, explosive material دے، هغه 52483 ڪلو Explosive material، جيڪيٽس چه دي، انتاليس جيڪيٽس مونڙه نيولي دي، سپيڪر صاحب، 39 هغه Suicide jackets چه دي، هيٺي گرينڊز اينڊ ڊائنامائٽ 650 او راکٽ لانچرز، بمز، ميزائلز اينڊ مارٽر ميزائلز 300، Fasadies still injured, arrest, surrendered.، چه خومره ڪسان مو نيولي دي، خومره زخميان دي، پيښور ڪينے چاليس ڪسان Surrender ڪري دي، مردان ڪينے چونٽيس ڪسانو Surrender ڪرے دے او بائيس ڪسان په جمع مڙه دي او درے چه دي، هغه Injured دي۔ ڪوهاٽ ڪينے انيس ڪسان وڙلي شوي دي، يو Injured دے او تراليس Arrest دي۔ په بنون ڪينے يولس ڪسان مڙه دي او اڪيس Arrest دي۔ ڊي آئي خان ڪينے دوه مڙه دي او پچيس Arrest دي۔ په ملاکنڊ ڪينے 680 ڪسان مڙه دي، 514 ڪسان زخميان دي او 1554 Arrest دي۔ سپيڪر صاحب، جنرل ٽوٽل چه دے، دا 738 ڪسان مڙه دي، 518

Injured دی او 1717 چہ دی، ہغہ Arrest دی۔ Police sacrificies، چہ دوئ وائی چہ پولیس خہ کوی؟ Police officials چہ کوم شہیدان شوی دی، دیکم جنوری 2008 نہ 30 نومبر 2008 پورے 154 کسان او Police officials 284 injured او Attempts چہ پہ چا باندے شوی دی نو 133 کسان دی۔ سپیکر صاحب، ددے نہ پس د پولیس Good work، چہ کوم دا Proclaimed offenders نے نیولی دی، دہغے دیتیل، 9262 کسان نے نیولی دی، گیارہ ہزار تقریباً، اوویشٹ کسان نے ویشٹی دی او اوس ہم مونبرہ Claim نہ کوؤ چہ تول مونبرہ دغہ کری دی۔ دوہ سوہ او نہہ زرہ کسان چہ دی، ہغہ پاتے دی، دا Proclaimed offenders چہ دی۔ سپیکر صاحب، شارٹ گن: حکومت شارٹ گنز خومرہ نیولی دی؟ شارٹ گنز چہ دی، ہغہ 3408 او رائفلز ایل ایم جی، برین گنز 3408، شارٹ گنز 4854، پیستلز اینڈ ریوالور 20716، Daggers & 518 knives او راؤنڈز 8 لاکھ، 52 ہزار 744، کلاشنکوف 2809، کالا کوف 1479، ہینڈ گرنیدز 303، ستینڈ گنز 40، پیشپشہ 25، شن کوف الیون، راکٹ لانچر بارہ، دیتونیترز 39739، ڈائنا مائٹس 2626، میزائل 9 او بم چہ دی، ہغہ 27۔ سپیکر صاحب، پکبنے نور، دا دومرہ لوئے کتاب دے، زہ نہ غوارم چہ نور ستاسو تائم واخلم، صرف زما دا مقصد وو ددے تولو خبرو چہ زما ہغہ نرگس خور لبرہ دیرہ زیاتہ جذباتی شوہ چہ پیبنور کبنے خلق نہ را اوخی، دا نہ کیری۔ دا خود دوئ د حکومتونو تول مصیبت پہ مونبرہ باندے اوپریدلے دے، انٹیریئر منسٹر خوافتاب خان شیر پاؤ وو، پہ ہغہ وخت کبنے د مشرف حمایت خودوئ کپے دے، مونبرہ خونہ دے کپے، سپیکر صاحب۔ (تالیان) دا خوہم دوئ کرلے دے او مونبرہ نے ریو۔ زما نور مشران ورونبرہ پاخیدلی دی، ہغوی دیر زیات فریاد کپے دے۔ گنڈاپور صاحب چہ کومہ خبرہ اوکپہ چہ ویلج کمیٹی، بالکل مونبرہ Agree کوؤ، دا پولیس Already جوڑے کری دی او کہ نہ وی جوڑے کری، مونبرہ بہ ورتہ اووایو چہ ویلج کمیٹی ہم جوڑے کری او دوئ چہ کومہ داسلحے خبرہ کپے دہ، ددے پہ بارہ کبنے بہ انشاء اللہ مونبرہ گورو چہ پہ دیکبنے خہ کیدے شی، ہغہ بہ کوؤ۔ سپیکر صاحب، زمونبرہ تولو ملگرو دیرے بنہ بنہ خبرے کپے دی۔ وجیہہ الزمان صاحب اووٹیل چہ ذاتی مفاد

پریبرڈی او د قومی مفاد خبرہ کوئی، مونبرہ وایو چہ پرون زہ تله ووم سپیکر صاحب، کوم چہ زمونبرہ دا تاجران صاحبان ناست وو، هغوی وئیل چہ "حکومت مستعفی ہو جائے"، ما وئیل کہ زما پہ استعفیٰ کار کیری نو اوس درلہ استعفیٰ درکوم۔ مونبرہ خو سپیکر صاحب، پہ پختونخوا، پہ پبنتو او پہ غیرت باندے استعفیٰ ورکری دی۔ مونبرہ خو سپیکر صاحب، د غلام اسحاق خان حکومت مات کرو، نواز شریف او د نواز شریف ملگری ٲول میرافضل خان تہ لاپل، زہ هغه وخت هم وزیر وومہ، دوہ ٲلہ ما د وزیر پہ حیثیت استعفیٰ ورکری دہ او کہ زما قام پہ دے بچ کیدے شی او زما ملک پہ دے بچ کیدے شی او زما دا خلق پہ دے بچ کیدے شی، زما پہ استعفیٰ باندے هیخ پرواہ نشته، زہ بہ استعفیٰ ورکرم خو پہ دے مسئلہ نہ حل کیری او مونبرہ کہ پہ دے وخت استعفیٰ ورکرو سپیکر صاحب، سبا بیا مونبرہ پبنتا نہ یو، دلته گر ٲو ٲونگہ؟ چہ سخت وخت وو نو ٲان مو دغه کرو۔ مونبرہ بہ د دے مقابلہ کوؤ او انشاء اللہ دا حالات بہ نارمل کوؤ۔ زہ تاسو تہ خواست کوم چہ دلته ٲیریے زیاتے خبریے د کمیٹی اوشوے، زہ تاسو تہ ریکویسٲ کوم چہ مونبرہ خو ٲیل پورہ پورہ کوشش کریے دے او ٲیل وسونہ مونبرہ کری دی او بیا بہ هم وس کوؤ، کوشش بہ کوؤ۔ مرکزی حکومت سرہ هم لگیا یو، د صوفی محمد صاحب سرہ هم خبریے اترے کوؤ، زمونبرہ د سوات ملگرو سرہ هم، زہ خو ورته طالبان نہ وایم خو طالبانو سرہ خبریے کوؤ۔ کہ ستاسو د هاؤس خوبنہ وی نو بالکل زما هیخ اعتراض نشته، د مفتی صاحب د قیادت لاندے کمیٹی د جوړہ کری، اپوزیشن د لار شی، خبریے اترے د او کری او خدائے او رسول د او کری چہ د دوئی د لاسہ دا جوړہ اوشی، مونبرہ تہ انکار نشته، فری هیند ورکوم د ٲول حکومت د طرف نہ۔

جناب سپیکر: دا بناستہ خبرہ دہ۔

Senior Minister (Local Government): Thank you very much.

جناب سپیکر: بئکلے خبرہ د او کرہ جی۔ دا زمونبرہ یو ٲلمے وزیر صاحب دے او هغه ستاسو پہ انتظار ناست دے۔

(قطع کلامیاں / شور)



(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میری بھی سنیں، اب آپ کا بہت سن لیا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تین دن سے میں آپکو سن رہا ہوں۔ ان اہم دنوں میں امن و امان قائم رکھنے کیلئے مکمل فراغت چاہیئے۔ ہمارا اجلاس جاری رہنے سے ان کو شدید مشکلات کا سامنا ہوگا جس کی وجہ سے عاشورہ محرم کا وقفہ شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے اسلئے اجلاس کو مورخہ 12 جنوری 2009ء پیر کی صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ شکریہ۔

---

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 12 جنوری 2009ء بروز پیر صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)